REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. R.N.61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

جلد ۲۵ — شمارہ ۳۹

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائبین: جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ: سالانہ ۱۵ روپے، ششماہی ۸ روپے، ممالک غیر ۳۰ روپے، فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN Pin. 143516

۲۷ رمضان ۱۳۹۶ھ — ۲۳ تبوک ۱۳۵۵ ہش — ۲۳ ستمبر ۱۹۷۶ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احبابِ جماعت اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

★ — حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بہت کمزور ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کا سایہ تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

قادیان ۲۰ تبوک (ستمبر)۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیرِ مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۲۰ تبوک (ستمبر) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

مادی ترقی کے اس دور میں بھی اگر کوئی چیز دُنیا کیلئے وجہِ سکون بن سکتی ہے تو وہی اسلام ہے

جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا!

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا رُوح پرور پیغام بر موقعہ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس منعقدہ ۲۱-۲۲ اگست ۷۶ء بمقام ناصر آباد (کشمیر) کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو رُوح پرور پیغام احبابِ جماعت کے نام ارسال فرمایا اُس کا مکمل متن افادۂ احباب کیلئے درجِ ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

احبابِ کرام!

السّلامُ علیکُم ورحمۃُ اللہِ وبرکاتُہٗ۔

مجھے بتلایا گیا ہے کہ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد ناصر آباد ضلع اننت ناگ میں ۷-۸ اگست کو ہو رہا ہے۔ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو خیر و برکت کا موجب بنائے اور اس کے مفید نتائج برآمد ہوں۔ آمین۔

آپ جس خطۂ ملک میں رہتے ہیں اسے لوگ جنت نشان کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے حسین وادیوں اور قسم قسم کے خوش ذائقہ میووں اور چشموں سے نوازا ہے۔ اور اسے دُنیا کی نگاہ میں ایک قابلِ رشک خطہ بنا دیا ہے۔ پھر اس سرزمین کو یہ بھی امتیاز حاصل ہے کہ اس نے خدا کے ایک برگزیدہ نبی حضرت مسیح علیہ السلام کو پناہ دی۔ اور اب وہ ابدی نیند وہاں سو رہا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو یہ شرف بخشا ہے کہ آپ نے اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شناخت کیا اور اس پاک جماعت میں شامل ہوئے جس کے لئے خدائے تعالیٰ نے ازل سے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ اس کے ذریعہ سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہو اور وہ ساری دُنیا پر غالب آئے۔ خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی ان نعمتوں کا مقتضایہ ہے کہ اُن کا دل و جان سے شکریہ ادا کیا جائے اور اظہارِ عبودیت کو انتہا تک پہنچایا جائے۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ کا وعدہ اور وعید ہر وقت پیشِ نظر رہنی چاہیئے اور ایک لحظہ کیلئے بھی اسے فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اُس نے ہمیں مہدی علیہ السلام کے ذریعہ حقیقی اسلام پر از سرِ نو ایمان لانے کی توفیق بخشی اور اپنی ذات و صفات کا عرفان عطا کیا۔ اس ایمان کی بدولت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت و جلالتِ شان کی معرفت ہمیں حاصل ہوئی۔ اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے ہم بہرہ ور ہوئے۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم حقیقی اسلام کے علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے پوری طرح آگاہ ہو کر اس کا عملی نمونہ دُنیا کے سامنے پیش کریں۔ اس نقطۂ نگاہ سے ہم پر دو اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جس نور اور ہدایت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے اس سے ہم پوری طرح آگاہ ہوں۔ اور ان موتیوں اور جواہر سے اپنی جھولیوں کو بھریں جو حضور علیہ السلام دُنیا میں لٹانا چاہتے تھے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم حضورؑ کی کتب اور ملفوظات کا گہری نظر سے اور بار بار مطالعہ کریں۔ میں سمجھتا ہوں جس قدر توجہ اس طرف ہونی چاہیئے وہ نہیں ہے۔ جب تک ان بیش بہا خزائن سے ہم فائدہ نہ اُٹھائیں گے، نہ ہم رسوم و بدعات سے کلیۃً محفوظ رہ سکتے ہیں اور نہ ہمیں حقیقی اسلام سے آگاہی حاصل ہو سکتی ہے۔ حضور علیہ السلام کی کتب کا بغور اور بتکرار مطالعہ کے بغیر نہ ہمیں خدائے تعالیٰ کی ذات اور اس کی غیر محدود صفات اور اُن صفات کے ہر آن ظاہر ہونے والے جلووں کا عرفان حاصل ہو سکتا ہے۔ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی ارفع اور اعلیٰ شان اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام کی حقیقی معرفت ہمیں نصیب ہو سکتی ہے، نہ قرآنِ مجید کے علوم و معارف سے ہم بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ اور نہ ہمیں حقیقی اسلام پر ثبت پیرا ہونے اور اس کی خدمت کرنے کی توفیق مل سکتی ہے۔ اگر ہم ان نعمتوں سے مالا مال ہونا چاہتے ہیں تو اس بحرِ شفاف کی غواصی کئے بغیر چارہ نہیں۔

دوسری ذمہ داری ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ حقیقی اسلام سے آگاہی حاصل کر لینے کے بعد ہمیں اپنی زندگیوں میں اس کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ صداقتیں بھی بے شک دلوں پر اثر کرتی ہیں۔ لیکن جو چیز سب سے زیادہ دلوں میں تغیر پیدا کرتی ہے وہ عملی نمونہ ہے۔ ہم نے حقیقی اسلام کا چہرہ اپنے عمل کے آئینہ میں دُنیا پر ظاہر کرنا ہے۔ اور یہ ثابت کرنا ہے کہ مادی ترقی کے اس دور میں بھی اگر کوئی چیز دُنیا کے لئے وجہِ سکون بن سکتی ہے تو وہ وہی اسلام ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں حقیقی اسلام کو اُجاگر کرنے اور اس کا عملی نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا کرے اور اپنے فضلوں سے ہمیں اور ہماری نسلوں کو نوازے اور تا قیامت نوازتا چلا جائے۔ آمین۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد

خلیفۃ المسیح الثالث

۱۶-۶-۵۵ / ۷۶

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

کامیاب دورۂ کینیڈا کے بعد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں دوبارہ ورودِ مسعود

واشنگٹن کے ایک کثیر الاشاعت اخبار کے نمائندہ کو حضور انور کا انٹرویو

"انسان کو انسان سے محبت کرنی سیکھنی چاہیئے"

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ امریکہ و کینیڈا کی تفصیلات احبابِ جماعت ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کینیڈا کے کامیاب دورہ کے بعد دوبارہ واشنگٹن تشریف لے گئے۔ جس کی تفصیل افادۂ احباب کی خاطر پیشِ خدمت ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

بوفلو (BUFFALO) سے حضور کا جہاز سات بج کر پچاس منٹ پر روانہ ہوا۔ اور ساڑھے آٹھ بجے واشنگٹن کے نیشنل ہوائی اڈہ پر پہنچا۔ وہاں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور بہت سے باقی احبابِ جماعت استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور حضرت بیگم صاحبہ اور اراکینِ قافلہ وہاں سے سیدھے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ جہاں حسبِ سابق اُن کے قیام کا انتظام تھا۔

۱۲ر اگست بروز جمعرات واشنگٹن جماعت کی طرف سے شام چھ بجے شیراٹن کارٹن (SHERATON CARTTON) کے ایک ہال میں استقبالیہ دعوت کا انتظام تھا جس کا اہتمام مکرم مبشر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد تھا۔ اس میں مختلف ممالک کے سفراء۔ سفارت خانوں کے سیکرٹریز۔ معززینِ شہر تجار۔ ورلڈ بنک کے ڈائریکٹرز و دیگر افسران و اکابرینِ جماعت مدعو تھے۔ حضور کے ہوٹل میں تشریف لانے پر معزز مہمانوں سے تعارف کرایا گیا۔ حضور نے ہر ایک سے مناسبِ حال گفتگو فرمائی۔ قریباً ایک گھنٹہ تک یہ تعارفی مجلس جاری رہی۔ اور حضور مہمانوں سے گفتگو فرماتے رہے۔ حضور کی شخصیت اور آپ کی روحانیت سے پُر گفتگو سے ہر شخص متاثر نظر آرہا تھا۔ کھانے کی میز پر حضور کو یمن اور ٹرومین کے نمایندگان سے خصوصی اور تفصیلی گفتگو کا موقع ملا جس کی وجہ سے دونوں کی طبیعت پر گہرا اثر تھا۔ کھانے کے بعد حضور نے دوبارہ سب مہمانوں اور احبابِ جماعت کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ اور قریباً ۲½ گھنٹے کے بعد مجلس ختم ہوئی۔

۱۳ر اگست کو جمعہ تھا۔ لہذا حضور جمعہ کی نماز کے لئے فضل مسجد میں تشریف لائے اور ۱½ بجے خطبہ جمعہ شروع فرمایا۔ جس میں احبابِ جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اگرچہ میں نے امراء اور بعض انفرادی دوستوں کے مشورہ سے جماعت کی ترقی اور بہبود کے لئے بعض تجاویز پاس کر دی ہیں۔ لیکن ان کا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب تک کہ ہر ایک آپ میں سے ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے تیار نہ ہو جائے۔ پھر حضور نے خصوصی طور پر موصی اصحاب کو مخاطب فرمایا اور کہا کہ ایک موصی کے لئے جہاں ایک طرف یہ ضروری ہے کہ وہ تقویٰ اور طہارت کی زندگی بسر کرے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنی وصیت کے مطابق ماہوار آمد سے باقاعدہ چندہ ادا کرے۔ حضور کا امریکہ میں یہ آخری جمعہ تھا۔ لہذا حضور نے احبابِ جماعت کو اُن کی خاص ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور دُعاؤں کے ساتھ خطبہ ختم فرمایا۔

نماز جمعہ کے بعد واشنگٹن کے اوّل نمبر کے اخبار دی واشنگٹن پوسٹ (THE WASHIN-GTON POST) کا نمائندہ حضور کا انٹرویو لینے آیا جس سے حضور نے قریباً نصف گھنٹہ گفتگو فرمائی اور اسے واضح رنگ میں بتایا کہ آیندہ سو سال کے اندر اندر امریکن لوگوں کی اکثریت اسلام کی خوبیوں اور محاسن کی قائل ہو جائے گی۔ نیز فرمایا کہ انسان کو اب اپنے خالقِ حقیقی سے تعلق پیدا کر لینا چاہیئے۔ ورنہ اُن کی تباہی یقینی ہے۔ جب اُس نے پوچھا کہ آپ کا امریکن لوگوں کے نام پیغام کیا ہے؟ تو حضور نے فرمایا کہ "انسان کو انسان سے محبت کرنی سیکھنی چاہیئے۔"

اگلے روز اخبار میں خدام کے درمیان کھڑے اور ایک امریکن بچے کو اُٹھائے ہوئے حضور کی تصویر شائع ہوئی جس کے نیچے لکھا تھا

THE PAKISTANI LEADER PREDICTED YESTERDAY THAT " WITHIN A CENTURY THE MAJO-RITY OF AMERICANS WILL REALIZE THE BEAUTY OF ISLAM". AND WILL THERE-BY SOLVE THIS NATIONS PROBLEMS.

اس کے بعد حضور نے احبابِ جماعت کو، خصوصاً واشنگٹن سے باہر سے آئے مردوں اور عورتوں کو شرفِ ملاقات بخشا اور واپس جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

۱۴ر اگست بروز ہفتہ حضور صبح کے وقت سیر کے لئے تشریف لے گئے اور شام کو ۴½ بجے جائے رہائش پر امراء کی تیسری میٹنگ حضور کے ساتھ ہوئی جس میں حضور نے پہلی دو میٹنگوں میں کئے گئے فیصلہ جات پر نظر ثانی فرمائی اور مناسب ہدایات دیں۔ اور کمیٹیوں کو جلد از جلد ان فیصلہ جات کو عملی جامہ پہنانے کی ہدایت فرمائی۔ شام کا کھانا امراء اور حاضر افراد کی خدمت میں محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے پیش کیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔

۱۵ر اگست بروز اتوار حضور کی امریکہ سے برائے لندن روانگی کا دن تھا۔ وہی چہرے جو تین ہفتہ قبل اپنے پیارے آقا کے استقبال کے وقت خوشیوں اور مسرتوں سے چمک رہے تھے اب اُداس نظر آرہے تھے۔ کیونکہ ان کا آقا و امام اپنے نور کی ایک جھلک دکھلا کر اور اُن کے دلوں میں محبت کی چنگاری سلگا کر ان سے رخصت ہونے والا تھا۔ صبح سے تیاری شروع ہو گئی اور شام کو جب کہ حضور کا جہاز ۹ بجے شب ڈلس ہوائی اڈہ سے روانہ ہونا تھا، احبابِ جماعت ۸ بجے سے قبل ہی وہاں پہنچ گئے تاکہ اپنے محبوب اور جان و دل سے عزیز آقا کو دلی دُعاؤں کے ساتھ الوداع کر سکیں۔ حضور اور افرادِ قافلہ بھی ۸ بجے ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے۔ پھر قریباً ایک گھنٹہ تک حضور اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما رہے اور اپنی محبت و شفقت اور عرفان و حکمت سے پُر گفتگو سے اُن کے دِل گرماتے رہے۔ خدام بھی حضور کے گرد پروانوں کی طرح جمع تھے۔ پھر اجتماعی دُعا ہوئی اور حضور سیدہ بیگم صاحبہ۔ اور اراکینِ قافلہ جہاز کی طرف لے جانے والی کار میں بیٹھ گئے۔ جب تک دروازہ کھلا رہا خدام سامنے کھڑے حضور کو ہاتھ ہلا ہلا کر سلام کرتے رہے۔ اور حضور بھی اتنی دیر کھڑے اپنے خدام کے سلام کا جواب ہاتھ ہلا ہلا کر دیتے رہے۔ دروازہ بند ہونے پر احباب اوپر گیلری میں چلے گئے اور اس وقت تک وہاں کھڑے رہے جب تک کہ حضور کا جہاز واشنگٹن ہوائی اڈہ سے لندن کے لئے محوِ پرواز نہ ہو گیا۔ خدا تعالیٰ حضور کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور اسلام اور احمدیت کو پھیلانے والی جملہ سکیموں میں حضور کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

عید مبارک

"ہم دراصل ایک عید کے زمانہ میں داخل ہیں"

خدا کرے کہ ہمارا ہر دن ہی عید کا دن ہو اور ہر روز ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا اور محبت کو حاصل کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ جو ذمہ داریاں وہ ہم پر ڈال رہا ہے، ہم انہیں اس طرح نبھائیں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے۔"

خلیفۃ المسیح الثالث
(بحوالہ بدر ۱۵ر اکتوبر ۷۳ء)

تمام قارئینِ بدر کی خدمت میں ادارہ بدر عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ عید سب کے لئے مبارک کرے اور حقیقی عید یعنی غلبۂ اسلام کے دن جلد تر دکھائے۔ آمین۔

(ادارہ بدر)

خطبہ عید الفطر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل جو عید ہمیں عطا ہوئی ہے وہ گذشتہ امتوں کی عید سے بہت مختلف ہے

دوسرے لوگوں کیلئے عید خوشی کا ایک نامعلوم اشارہ تھا لیکن اُمّتِ مسلمہ کی عید غفور و رحیم خدا کی طرف سے ایک روحانی ضیافت کا رنگ رکھتی ہے

خدا کی نعمتوں اور اُس کے فضلوں کو دیکھ کر ہمیں ہمیشہ اس کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہنا چاہیئے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۸ نبوت ۱۳۵۱ ہش مطابق ۸ نومبر ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج عید کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے جو ربوہ میں رہائش پذیر ہیں اور اس وقت یہاں موجود ہیں اور ان کے لئے بھی جو ربوہ سے باہر رہنے والے احمدی بھائی اور بہنیں ہیں اس عید کو مبارک کرے۔

ہماری عید اور پہلی امتوں کی عید میں بڑا فرق ہے۔ انسانی تاریخ میں انسان کے لئے انبیاء علیہم السلام کی وساطت سے

عید کے دن

مقرر کئے گئے ہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں بھی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے ایام میسر آئے۔ ان دو عیدوں میں یعنی پہلے لوگوں کی عیدوں اور ہماری عیدوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں ملی ہے فرق یہ ہے کہ پہلوں کی عید، عید یعنی جو بار بار آتی تھی اور کسی نامعلوم نتیجہ کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ یعنی خوشی کا ایک ایسا اشارہ تھا کہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ کس چیز کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ عید کے لفظ کے معنی میں وہ چیز نہیں پائی جاتی تھی جس کا ذکر اسلام نے کیا ہے۔

قرآن کریم نے اس اصطلاح کی بجائے ایک اور اصطلاح استعمال کی ہے۔ قرآن کریم نے عید کی بجائے

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ

کی آیہ کریمہ میں "نُزُلٌ" کی اصطلاح کو استعمال کیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ جو غفور ہے غلطیوں کو معاف کر دیتا اور خطاؤں کو نظر انداز کر دیتا ہے اور پھر وہ رحیم ہے۔ وہ انسان کی بار بار کی محنت کو بار بار شرف قبولیت بخشتا اور اس کے لئے خوشی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ یعنی جو بار بار آنے کا مفہوم عید کے لفظ میں تھا نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ میں نُزُل کے لفظ سے اسی تخیل کو گویا ایک نہایت حسین پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ دوسرے عید کا لفظ یہ نہیں بتاتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہونے والی خوشی ہے۔ یہ ایک ایسی خوشی ہے جو بار بار آتی تھی۔ ایسی خوشی جو ابوجہل کے گھر میں ہر بچے کی پیدائش پر بار بار آئی۔ اور دوسرے کفار کے ہاں بھی جن کے بہت زیادہ بچے تھے اُن کے گھروں میں ہر بچے کی پیدائش پر اُن کے لئے دنیوی خوشی کے سامان پیدا ہوئے۔ وہ گویا اُن کے لئے عید کا دن تھا۔ لیکن وہ اُن کے لئے نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ کا دن نہیں تھا۔ پھر ان دونوں قسم کی عیدوں میں ایک یہ فرق بھی ہے کہ

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ

سے پہلے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

اس کی رُو سے گویا ہماری عید استقامت کا نتیجہ ہے۔ اور اس عید سعید کے مقابلہ میں جو چیز اس کی ضد ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے غضب کے نزول کا دن، اس کے لئے بھی گو ایک تسلسل کا ہونا ضروری ہے لیکن قرآن کریم کی اصطلاح میں اسے استقامت نہیں کہتے۔ بلکہ اصرار کہتے ہیں۔ جیسے مثلاً سورہ نوح میں فرمایا:-

وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا

یعنی ایسے لوگوں نے اپنے گناہوں اور کفر اور انکار اور نبی کو قبول نہ کرنے پر اور اس کی مخالفت کرنے پر بوجہ تکبر اصرار کیا۔ یعنی وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے اور

گناہ پر تسلسل

تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ہم نے گناہ نہیں چھوڑنا۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں وہ عذاب یا جہنم کے مستوجب ٹھہرے۔ قرآن کریم نے عذاب کا لفظ دونوں معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اس تنبیہ کے معنی میں بھی جو لوگوں کی اصلاح کے لئے عذاب کی شکل میں نازل ہوتا ہے۔ اور اس قہر کے معنوں میں بھی جو مرنے کے بعد (خدا محفوظ رکھے) اللہ تعالیٰ کی ناراضگی حاصل کرنے والوں کے لئے جہنم کی شکل میں ملتا ہے۔ اس کو بھی عذاب جہنم کہتے ہیں۔ قرآن کریم نے بھی عذاب کو اسی معنی میں استعمال کیا ہے۔

پس جہاں گناہوں پر اصرار ہو اللہ اپنا غضب بار بار نازل کرتا ہے۔ اس کے لئے جیسا کہ میں نے بتایا ہے اصرار کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سورہ نوح میں فرماتا ہے وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا۔ اس کے برعکس اصرار کا لفظ نیکیوں کے تسلسل کے لئے قرآن کریم میں کہیں بھی استعمال نہیں ہوا اور استقامت کا لفظ نیکیوں پر استقلال کے ساتھ قائم رہنے اور بار بار اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت نیکیاں کرتے رہنے کے معنی میں تو استعمال ہوا ہے لیکن گناہوں پر قائم رہنے کے معنی میں یہ استعمال نہیں ہوا۔

استقامت اور استقلال

یعنی صبر کے ساتھ اور تحمل کے ساتھ اور دکھوں کی برداشت کے ساتھ اور ایثار کو پیش کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنے کے ساتھ جو زندگی گذاری جاتی ہے اس کے آخر میں جنت ہے۔

جنت دو قسم کی ہے

ایک اس دُنیا کی جنت ہے اور ایک اخروی زندگی کی جنت ہے۔ اخروی جنت میں جو لوگ داخل ہو گئے وہ گویا حفاظت میں آگئے۔ شیطان دروازے پر اُن کو بہکانے کے لئے اور امتحان میں ڈالنے کے لئے کھڑا نہیں ہوتا۔ لیکن جو اس دُنیا کی جنت ہے اگر ہم اس مضمون کا گہرا مطالعہ کریں تو اس جنت کی دو شکلیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ایک کو آپ جنتی زندگی سے ملتی جلتی زندگی کہہ سکتے ہیں۔ (کیونکہ یہ امتحان اور ابتلاء کی زندگی ہے۔) جس میں داخل ہونے کے بعد نکلنے کا رستہ کھلا ہے۔ اور ایک حقیقی جنت ہے جس میں داخل ہونے کے بعد اس سے نکلنے کا دروازہ نہیں کھلتا۔ مثلاً حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہؓ کے متعلق یہ بشارت دی کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے "یہ لوگ جو مرضی کرتے رہیں یہ میری جنت سے نہیں نکلیں گے۔" "جو مرضی کرتے رہیں" کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہ کرتے رہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اُن کو ایسے مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ اب یہ جو کچھ بھی کریں گے وہ نیکی ہی ہوگی اور وہ ان کو جنت سے نکالنے کا باعث نہیں بلکہ

جنت کی نعماء

کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

پس اس دُنیا میں بعض انسان جنت میں داخل ہوتے ہیں اور جنت ہی میں رہتے ہیں۔ پھر ابدی جنت ان کو نصیب ہو جاتی ہے اس دُنیا کی جنت بھی انہیں مل جاتی ہے اور ساتھ ہی اسی تسلسل میں حقیقی جنت بھی مل جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پر روشنی ڈالی ہے لیکن میں اس وقت تفصیل میں نہیں جاسکتا۔ دنیوی زندگی کی جنت کے تسلسل میں وہ وقت بھی آجاتا ہے جس کو ہم قیامت کہتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کے حُسن کا وہ جلوہ جسے انسانی رُوح برداشت

کر سکتی ہے پوری شان کے ساتھ ظاہر ہوگا اور اس کے محبوب انسان کو ابدی جنت کا وارث بنا دے گا۔ پس اس دنیوی جنت میں ایک تو یہ لوگ آگئے۔ دوسرے وہ لوگ اس میں داخل ہونے والے ہیں جن کے متعلق یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ گویا دہلیز پہ کھڑے ہیں۔ ان کے لئے اندر جانے کا بھی موقع ہے اور باہر نکلنے کا بھی جیسا کہ

بلعم باعور کا قصہ

مشہور ہے! بعض لوگوں نے اسے ایک فرد کہا ہے اور ہمارے نزدیک یہ ایک جماعت ہے۔ یعنی ہمیشہ ہی اس قسم کے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو اپنی کوششوں کے نتیجہ میں (وہ کوششیں جو نیک تو ہوتی ہیں لیکن عارضی ہوتی ہیں) خدا تعالیٰ کے پیار کو اور اس کی بشارات کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے۔ تا زندگی کے اس دور میں اس کے متعلق کسی کو یہ دھوکا نہ لگے کہ جو شخص اتنا مجاہدہ کر رہا ہے، اتنا جہاد کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں اتنی قربانیاں دے رہا ہے وہ خدا تعالیٰ کا مقبول نہیں بن سکا۔ وہ بظاہر نیک نیتی سے قربانیاں دے رہا ہوتا ہے۔ یوں سمجھنا چاہیئے کہ اس کا قربانیاں دینا گو بظاہر عنداللہ نیک نیتی پہ محمول ہو رہا ہے ویسے اللہ تعالیٰ کا علم تو ہر چیز پر محیط ہے غرض یہ اس کی ایک عارضی کیفیت ہے لیکن کیفیت

نیکی اور اخلاص

کی ہے اس واسطے خدا تعالیٰ کے پیار کا جلوہ ظاہر ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کی یہ کیفیت نہیں رہتی۔ اس کے اندر تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ انسان جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی متعدد آیات کی رُو سے ابدی پیار کے لئے پیدا کیا ہے وہ اس حقیقت کو بھول جاتا ہے اور کچھ تھوڑا سا پیار حاصل کر لینے کے بعد سمجھتا ہے کہ اب مَیں بہت کچھ بن گیا ہوں اب مجھے خدا کی بھی ضرورت نہیں رہی، نتیجۃً وہ بلعم باعور بن جاتا ہے اور وہ علامت بن جاتا ہے اس جماعت کی جو خدا کے پیار کو پا لینے کے باوجود اپنے غرور کی وجہ سے پستی اور ذلت کی مستحق بن جاتی ہے۔ ایسی جماعت یا ایسا شخص گویا جنت میں داخل بھی ہوا اور جنت سے نکالا بھی گیا یہ ایک الگ مضمون ہے اس کی تفصیل میں جانے کا وقت نہیں۔

پس اس دُنیا کی جنت دو قسم کی ہے ایک وہ جنت ہے جس میں بعض انسان داخل ہوتے ہیں اور پھر نکل آتے ہیں اور پھر جہنم میں بھیج دیئے جاتے ہیں۔ ایک وہ جنت ہے جس میں لوگ داخل ہوتے ہیں اور داخل ہی رہتے ہیں۔ ان لوگوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اِسْتَقَامُوْا یعنی جن میں استقامت پائی جاتی ہے، استقلال پایا جاتا ہے، جو صبر کے ساتھ مشکلات برداشت کرتے ہیں۔ جو خدا کی راہ میں اپنی گردنیں کٹواتے ہیں۔ لیکن اپنے ایمان پر بزدلی کا دھبہ نہیں آنے دیتے۔ فرمایا یہی وہ لوگ ہیں کہ جب جنت میں داخل ہو جاتے ہیں تو پھر ان کے جنت سے نکلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس

ہماری عید

اللہ تعالیٰ کی طرف سے نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ہے۔ یعنی وہ ہماری خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔ مغفرت کی چادر میں ہمیں لپیٹ لیتا ہے۔ ہم جو کچھ اپنی ہمت اور استعداد کے مطابق اس کے حضور پیش کرتے ہیں اور بار بار پیش کرتے ہیں۔ مثلاً جن لوگوں کو خدا تعالیٰ زندگی دیتا ہے۔ تیس سال تک چالیس سال تک ان میں سے ہر شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ ہر سال رمضان کی قربانیاں اپنی ہمت اور استعداد کے مطابق خدا کے حضور پیش کرتا ہے اور خدائے رحیم بار بار اس پر رحم کرتا ہے اور اس کے لئے ہر رمضان کے بعد ایک عید کا سامان پیدا کر دیتا ہے تو

پہلوں کی عید

بار بار آتی تھی لیکن اس لفظ عید میں یہ مفہوم نہیں تھا کہ وہ قربانیاں دیں گے اور دیتے چلے جائیں گے۔ اس میں ایک تسلسل قائم ہوگا۔ نیکیوں پر استقامت ہوگی، استقلال ہوگا، صبر اور برداشت ہوگی، خدا کے لئے فدائیت ہوگی، اس کے لئے محبت ذاتی ہوگی اور اس کی قبولیت ہوگی۔ اور اس کے بعد عید کا دن آجائے گا۔ عید ان کے یعنی پہلوں کے ہاں آتی تھی۔ اور یہ وہ عید تھی جس میں کھانے پینے اور کھیلنے اور کپڑے بنانے کا انتظام ان کو خود کرنا پڑتا تھا۔ مسلمان کی وہ عید نہیں ہے۔ مسلمان کی ہر عید تو قربانیوں کے ایک تسلسل میں آتی ہے۔ اسی لئے فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا

یعنی وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے اور پھر مستقل مزاجی سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان کے حق میں فرمایا

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۔

(حٰمٓ السجدة ۳۱-۳۳)

یہ وہ جنت ہے جو دُنیا میں بھی ملتی ہے اور یہ وہ عید ہے جو خدائے غفور رحیم کی طرف سے نُزُلًا یعنی

مہمانی کے طور پر

ملتی ہے۔ مومن کی قربانیوں میں ایک تسلسل ہوتا ہے۔ وہ یکے بعد دیگرے قربانیاں دیتا چلا جاتا ہے۔ ماہ رمضان اس کی مثال ہے۔ تیس دن میں اللہ تعالیٰ نے بہت ساری قربانیاں اکٹھی کر دیں۔ ان میں سے بعض کی طرف مَیں نے اسی رمضان میں ایک خطبہ میں اشارہ کیا تھا اور بھی بہت ساری قربانیاں ہیں اور دن اور رات ہر دو اوقات میں خدا کے حضور اس کا عاجز بندہ استقامت اور استقلال کے ساتھ قربانیاں دیتا چلا جاتا ہے۔ پھر خدا کے فرشتے آسمان سے اس پر نازل ہوتے اور بشارتوں کا اس کے لئے سامان پیدا کر دیتے ہیں۔ آخر میں لیلۃ القدر آجاتی ہے (جو بھی صحیح معنی ہم کرتے ہیں اس کے لحاظ سے) وہ

قبولیتِ دُعا کا زمانہ

ہے لیلۃ القدر کا زمانہ ہے جس میں تقدیریں بدل جاتی ہیں۔ انسانیت کی بھلائی کے لئے انتظام کر دیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد عید آجاتی ہے۔ یہ عید ہر ہفتہ میں جمعہ کے دن بھی آتی ہے۔ کیونکہ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ سال کے بعد خدا تعالیٰ ہماری ضیافت اور مہمانداری کرتا ہے۔ اس طرح تو سال کے باقی دنوں میں ہم رُوحانی طور پر بھوکے رہ جاتے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا نہیں، مَیں ہر ہفتہ تمہاری دعوت کیا کروں گا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر جمعہ مسلمانوں کے لئے عید یعنی نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول قرآن کریم کی تفسیر ہے عید کے متعلق آپ کے سب اقوال نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ پر یا اس سے ملتے جلتے مفہوم کی آیات جو مختلف مضامین کے سیاق و سباق کے لحاظ سے قرآن کریم کی مختلف جگہوں پہ پائی جاتی ہیں انہی کی تفاسیر ہیں۔ پس رمضان کے بعد عید پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا ایک اور ضیافت ہے جو خدائے غفور و رحیم کی طرف سے ہر جمعہ کو میسر آیا کرے گی۔ پھر ہر روز کی ضیافت ہے اور وہ رات کے نوافل سے حاصل ہوتی ہے۔ ہر روز کی قربانی کے بعد قبولیتِ دُعا کا ایک وقت عطا کر دیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیار کا جلوہ

دیکھنے کے لئے اور خدا کے بندہ کو مقام محمود تک پہنچانے کے لئے ایک ساعت مقرر ہو گئی ہے۔ پھر خود (یہ بڑی شان ہے اسلام کی) ہر نماز ایک طرف عبادت اور اللہ کے حضور کچھ پیش کرنے کی شکل بھی ہے اور دوسری طرف اَلصَّلٰوةُ الدُّعَاءُ کی رُو سے ہر نماز ہمارے لئے عید بن جاتی ہے گویا پانچ وقت کا رُوحانی کھانا ہمیں میسر آگیا پانچ وقت کے علاوہ ایک اچھی لذیذ دعوت پچھلے پہر کے نوافل کی صورت میں مہیا فرمائی۔ بعض آدمی جو بیماری کی وجہ سے اُٹھ نہیں سکتے انہیں کہا کہ بیٹھ کر پڑھو لیٹ کر دُعائیں کرو، تمہارے لئے ہر خوشی کا سامان پیدا کریں گے۔ پھر ہر جمعہ کے دن ایک ضیافت پھر سال میں عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کو

۲ دو ضیافتیں

ملتی ہیں۔ ان دونوں کے اپنے رنگ ہیں ایک جیسی ضیافت نہیں۔ جس طرح ایک ضیافت میں پلاؤ زردہ اور قورمہ ہوتا ہے جو ہمارے ملک کا رواج ہے۔ مستقل کھانے کھانے کی ایک روایت ہے جو ضیافتوں کے موقع پر نظر آتے ہیں۔ اور ایک وہ ضیافت ہے جس میں نہ پلاؤ ہوتا ہے نہ زردہ ہوتا ہے بلکہ تکے ہوتے ہیں، کچوریاں ہوتی ہیں دہی بڑے ہوتے ہیں۔ اس قسم کی چیزیں ہوتی ہیں جو بعض ہمارے گھروں میں دعوتوں پر پیش کی جاتی ہیں۔ پس جس طرح اس قسم کی ضیافتوں میں بڑا فرق ہوتا ہے اسی طرح ہماری دو عیدوں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ یہ عیدالفطر ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کی مختلف رنگ میں نمائندگی کر رہی ہو اس کے بعد عیدالاضحیٰ آئے گی جو اس کے فضلوں کی دوسرے رنگ میں نمائندگی کر رہی ہوگی۔ اس کو بڑی عید بھی کہتے ہیں۔

یہ ایک بڑی ضیافت ہے

کیونکہ اس کے لئے حسبِ توفیق قربانی بھی کرنی پڑتی ہے۔ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ مالِ حلال سے دُنبہ خرید کر قربانی دیتے ہیں اور قربانی کا گوشت کھاتے ہیں۔ دُنیا میں عام طور پہ یہ رواج ہے کہ دعوتوں پہ پلاؤ ضرور ہوتا

ہے۔ زردہ ضرور ہوتا ہے۔ اگرچہ ہو تو کئی لوگ کہہ دیتے ہیں کہ تم نے یہ کیسی دعوت کی ہے۔ یہ تو پکے رواجی کھانوں والی دعوتیں ہیں جن میں تبدیلی نہیں ہوتی لیکن خدائے غفور و رحیم کی طرف سے جو دعوت ہوتی ہے اس کے متعلق فرمایا کہ اس عید کے لئے

قربانیوں میں مختلف رنگ

پیدا کرو۔ تنوع پیدا کرو۔ ہم تمہارے لئے جو روحانی دستر خوان ہیں ان کے اندر تنوع پیدا کریں گے اور دراصل اس تنوع کا تعلق رمضان کی عید سے ہے۔ ایک ہی مہینہ ہے۔ ایک ہی گروہ ہے۔ اس میں سے ایک حصہ مثلاً جو معتکف ہیں۔ اب جو تیس معتکف بیٹھے ہیں آپ اُن سے جا کر پوچھیں ہر ایک اپنی علیحدہ روحانی طور پر ملنے والی لذت بتائے گا۔ اسی طرح حج سے آنے والوں سے پوچھیں وہ کہیں گے کہ جب طواف کیا تو بڑی لذت آئی۔ طواف کے ساتھ وہ لذت مل گئی۔ گویا اس کے ساتھ باندھ دی گئی۔ حجرِ اسود کو پیار کیا تو دی

منکسرانہ خیالات

جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں آئے تھے کہ تم ہو کیا چیز ہو لیکن تم میں کچھ ایسی ہی چیز جو اللہ تعالیٰ کے ارادہ پر قربان ہونے کے لئے پیدا کی گئی ہیں یعنی خدا تعالیٰ نے انسان کی یہ شان بنائی ہے کہ جب خدائی حکم ملتا ہے تو وہ جھک کر پتھر کو بھی پیار کر دیتا ہے کیونکہ اس کے دل میں نہ پتھر کی قدر ہے نہ حجرِ اسود کی قدر ہے۔ وہ تو ربِ کریم پر نثار ہے اس کے دل میں سائنس میں ترقی یافتہ یورپین ممالک سے بھی اتنا ہی پیار ہے جتنا کہ افریقہ میں بسنے والوں کے ساتھ ہے۔ اس کے لئے حجرِ اسود اور پتھر برابر ہے مگر خدا کی رضا کے لئے حجرِ اسود کا بوسہ لیتا ہے اور ایک ہیرے کو اپنی ظاہری زینت کا سامان بھی نہیں سمجھتا۔ پس حج اینوالے ایک جیسی لذتیں بیان کریں گے نہیں

رمضان کی روحانی لذات

میں ہر آدمی کا بیان مختلف ہوتا ہے۔ غرض ایک وہ مہمان نوازی ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے اخلاص میں اور تمہارے اخلاص کے نتیجہ میں تمہاری عبادات میں تمہاری قربانیوں میں جب تنوع ہوگا تو میری ضیافت میں بھی ایک تنوع ہوگا۔ تمہاری قربانیوں میں وہ تنوع نہیں ہو سکتا جو میری ضیافت میں تنوع ہوتا ہے۔ پس ہماری عید وہ ہے جو استقامت اور استقلال سے نیکی پر قائم رہنے کے نتیجہ میں غفور اور رحیم خدا کی طرف سے پیدا کی جاتی ہے یہ نہیں کہ جو چیز بار بار آگئی اسے عید کہہ دیا جائے بلکہ یہ ایک نزول ہے ایک ضیافت ہے۔ لوگوں کے گھروں میں دستر خوان آپ ہی چھلانگ لگا کر نہیں بچھا کرتے جب تک خود صاحب خانہ وہ دستر خوان نہ بچھائے اس کے اوپر پلیٹیں نہ لگائے اور اس کے اوپر سالن کی ڈشیں نہ لگائے اور پھر اس پر مہمانوں کو بٹھا کر (فرش پر یا کرسی پر یا صوفے پر یا جیسی صورت ہو یہ صاحب خانہ کا کام ہے) کہے کہ کھانا کھا لو

ہماری حقیقی عید

بھی ایک صاحب خانہ کی طرف سے میسر آتی ہے۔ اور یہ ہستی ایک ہی ہستی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ہستی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات۔ واللہ اکبر۔ وہ ہمارے لئے نزل یعنی مہمانی اور ضیافت کا سامان پیدا کرتا ہے۔

دنیا کہتی ہے تمہارے اندر یہ نقص ہے وہ نقص ہے ہم کہتے ہیں کہ ہم مانتے ہیں کہ ہمارے اندر یہ بھی نقص ہے اور وہ بھی نقص ہے لیکن ہمارا خدا غفور ہے۔ دنیا یہ کہتی ہے کہ تمہاری زندگی محدود ہے اور اس میں تم نے محدود سے چند نیکی کے کام کئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارا رب جو ہے وہ رحیم بھی ہے اور رحمٰن بھی ہے جس وقت اس کی

رحیمیت اور رحمانیت

اکٹھی ہو جاتی ہیں اس وقت وہ ہر قسم کی حد بندیاں پھلانگ کر انسان پر آسمانی نعمتوں کو آگے سے آگے لے جاتی ہیں۔ پھر کوئی حد بندی نہیں رہتی۔ پھر انسان کے عمل کا سوال کہاں رہ جاتا۔ تو خدا کے فضل پر منحصر ہے اور خدا کے فضل پر کون حد بندی لگا سکتا ہے۔

پس ہماری عید ایک عجیب عید ہے ہماری عید ایک حسین عید ہے۔ ہماری عید دنیوں کی عید کے مقابلہ میں ایک مختلف عید ہے۔ ہماری عید ہم سے مسلسل نیکیاں کرتے چلے جانے کا مطالبہ کرتی ہے۔ ہماری عید سال میں دو بار بھی آتی ہے ہماری عید ہر ہفتہ میں ایک بار بھی آتی ہے۔

ایک بڑی ضیافت کا سامان

ہر روز کیا جاتا ہے۔ جن اوقات کو دنیا اپنے اندھیرے ین کے نتیجہ میں ظلمتوں کا وقت بتاتی ہے ان میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے روشنی کے سامان پیدا کرتا اور ضیافت کے سامان پیدا کرتا ہے۔ پھر اس نے ہمارے اوپر یہ فضل بھی کیا کہ اس نے ہماری ہر عید کو عبادت بھی بنا دیا اور ضیافت بھی بنا دیا خدا ہم پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ پہلوں کی استعدادیں خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کے بوجھ کو اُٹھانے کے قابل نہیں تھیں اس لئے ان کو یہ نعمتیں نہیں ملیں۔ یہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اُمت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا کہ اس قدر نعمتوں کو سنبھال لینے اور اٹھا لینے کی ان کو طاقتیں دیدیں کہ جو اس سے قبل لوگوں کے تصور اور تخیل سے بھی باہر تھیں۔

پس تم خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں اور اس کے فضلوں پر خدا کی تسبیح اور اس کی حمد کرو۔ اللہ اکبر۔ الحمد للہ۔"

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا :-

اجتماعی دعا سے قبل میں پھر آپ سب کو عید مبارک دیتا ہوں۔ خدا کرے کہ یہی عید نہیں بلکہ وہ سب عیدیں ہم سب کو میسر آئیں جن کی طرف میں نے ابھی اشارہ کیا ہے

اخبارِ قادیان

✦ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں درس القرآن کا سلسلہ باقاعدہ جاری ہے چنانچہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر کے دو یوم درس دینے کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے دو یوم اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نے دو دن درس دینے کی سعادت حاصل کی اور اب آخری عشرہ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی درس دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو رمضان المبارک کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

✦ مکرم سید احمد صاحب پونچھی کی اہلیہ صاحبہ تا حال بٹالہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ وہ گزشتہ دنوں نسوانی عوارض کے سبب شدید طور پر بیمار ہو گئی تھیں اب بخار وغیرہ میں قدرے افاقہ ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

✦ مکرم سید شریف شاہ صاحب اور مکرم گیانی بشیر احمد صاحب تا حال بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت

مورخہ ۱۹ ؍ کو برادرم مکرم عمر دراز احمد صاحب حبیبہ کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی ہے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے "امۃ الباسط" نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش کی پوتی اور مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی درویش ناظر بیت المال آمد کی نواسی ہے۔

احباب جماعت زچہ بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک صالحہ اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

نوٹ:۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ نے اس خوشی کے موقع پر مبلغ ۱۰ روپے بطور اعانت بدر اور محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی نے مبلغ ۱۰/- روپے مساجد فنڈ میں ادا کئے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار
جاوید اقبال اختر

اظہارِ تشکر و درخواستِ دعا

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ قادیان کی دعاؤں کے طفیل میرے لڑکے نعیم احمد خالد نے رانچی یونیورسٹی اور ریاست بہار کے میڈیکل ٹسٹ میں ہر دو جگہ کامیابی حاصل کی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اب عزیزم نعیم احمد خالد سلمہ نے رانچی یونیورسٹی میڈیکل کالج میں داخلہ لیا ہے بزرگان و درویشانِ قادیان سے عزیزم کی نمایاں کامیابیوں اور خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: عبد الرشید۔ آرہ (بہار)

نوٹ:۔ موصوف نے بطور شکرانہ مبلغ ایک ہزار روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں نیز ایک سال کیلئے کسی مستحق کے نام اخبار بدر جاری کرنے کی پیشکش کی ہے جزاھا اللہ احسن الجزاء

ناصر آباد کشمیر (کنی پورہ) میں دو روزہ آل کشمیر احمدیہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے افتتاح کیا اور جامع خطاب فرمایا

وادی کی جملہ جماعتہائے احمدیہ سے کثیر احباب کے علاوہ درویشانِ قادیان اور غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب اور جناب ایس پی صاحب اننت ناگ کی ناصر آباد میں تشریف آوری اور محترم صاحبزادہ صاحب سے شرفِ ملاقات

مختلف علمی عنوانات پر علمائے سلسلہ کی پُر مغز تقاریر ۔ سات افراد کا قبولِ احمدیت

رپورٹ مرسلہ مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ناصر آباد کا گاؤں سارا احمدی ہے اس کا پہلا نام کنی پورہ تھا۔ لیکن اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے محبت و عقیدت کی بناء پر اس گاؤں کا نام ناصر آباد رکھا گیا۔ اس گاؤں میں ایک ہائی سکول ہے جس کی بلڈنگ جماعت نے تعمیر کی ہے اور اس بلڈنگ کا کرایہ بھی لوکل انجمن کے نام ہے۔ یہاں پر ایک جامع مسجد ہے اور ایک اور چھوٹی مسجد بھی ہے۔ یہاں پر برانچ پوسٹ آفس بھی ہے۔

ناصر آباد میں صوبائی کانفرنس کا فیصلہ۔

جماعتِ احمدیہ کی دیرینہ خواہش کے مطابق یہاں کے چند مخیر احباب نے اپنی زمین عید گاہ کے لئے وقف کر دی اور یہ رقبہ برلب سڑک ہے۔ جماعت کے مرد و زن اطفال و ناصرات نے بڑی محنت کر کے اس عیدگاہ کو تیار کیا اس کے گرد و نواح درخت لگائے تار بندی کی اور دعائیں کی گئیں کہ خدا تعالیٰ اس خطہ کو برکت دے۔ اور یہ حسبِ منشاء اعلائے کلمۃ اللہ کا باعث بنے چنانچہ امسال جب جماعتہائے احمدیہ کشمیر کے صوبائی ممبران کی پہلی میٹنگ اس غرض سے ناصر آباد میں ہوئی کہ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد کہاں پر کیا جائے۔ خاکسار نے ناصر آباد کو پیش کیا تمام ممبران نے اتفاق کیا اسی وقت ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ خاکسار کو صدر مجلس استقبالیہ چنا گیا۔ اور محترم محمد عبد اللہ صاحب ڈار صدر جماعت شورت کو نائب صدر مقرر کیا گیا۔ خاکسار نے اپنی معاونت کے لئے محترم شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ ناصر آباد کو سیکرٹری مجلس استقبالیہ مقرر کیا اور دوسری صوبائی میٹنگ میں تمام ممبران سے اس کی منظوری بھی لے لی۔ چنانچہ ناصر آباد (کنی پورہ) کشمیر میں دو روزہ کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جو کہ ۲۱ر۲۲ر اگست کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہو کر خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی الحمد للہ۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی اور محترم مولوی کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان۔ مسٹر نور احمد صاحب امریکن کے علاوہ قادیان سے پندرہ احباب نے اس کانفرنس میں شرکت فرمائی۔ اسی طرح بھدرواہ۔ یوپی سے بھی احباب تشریف لائے اور وادی کی جملہ جماعتہائے احمدیہ مختلف دیہات سے کم و بیش دو ہزار احباب نے شمولیت کی نیز غیر از جماعت احباب نے بھی دونوں روز کے اجلاسات میں شریک ہو کر علمائے کرام کی تقاریر سے استفادہ کیا۔ کانفرنس سے ایک دن قبل مورخہ ۲۰ر اگست کو کافی بارش ہوئی اور مطلع ابر آلود رہا۔ احبابِ جماعت نے دردِ دل سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کانفرنس کے دونوں روز موسم بالکل صاف رہا اور دھوپ نکل آئی۔ اور کانفرنس کے اجلاسات بخیر و خوبی انجام پائے ثم الحمد للہ۔ جبکہ شورت کے بعض غیر احمدی دوستوں نے کہا تھا کہ دیکھتے ہیں احمدیوں کے ساتھ خدا ہے یا نہیں اور موسم صاف ہوتا ہے یا نہیں۔ ہمارے پیارے خدا تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور ہماری لاج رکھی۔

کانفرنس کی تیاریاں اور تشہیر

جیسا کہ اخبار میں اعلان کیا جا چکا تھا کانفرنس کیلئے مورخہ ۱۴ر۱۵ر اگست کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں لیکن مسلسل بارش کی وجہ سے وادی کشمیر سیلاب کی آفت سے دوچار ہو گئی اور راستے مسدود ہو گئے۔ تب مجبوراً کانفرنس کا التواء کرنا پڑا اور ہم سوچ رہے تھے اب کیا کریں اور کب تک ملتوی کریں۔ مگر جونہی محترم صاحبزادہ صاحب کی طرف سے جموں پہنچنے کا تار موصول ہوا جس سے علم ہوا کہ آنمحترم مع علمائے کرام جموں تشریف لاتے ہیں تو ہمارے دل بے جاگ اُٹھے اور ہم نے کانفرنس کو زیادہ دیر تک ملتوی کرنا مناسب نہ سمجھا۔ موسم اگرچہ تا حال خراب تھا مگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ۲۱ر۲۲ر اگست کی تاریخیں مقرر کر کے محترم صاحبزادہ صاحب کو اس کی اطلاع بذریعہ تار دیدی گئی اور ساتھ ہی کانفرنس کی تیاریاں شروع کر دی گئیں ریڈیو کشمیر اور مقامی اخبارات میں کانفرنس کا اعلان کرایا گیا۔ لاؤڈ اسپیکر تانگہ میں نصب کر کے گرد و نواح میں بذریعہ خدام اعلان کرایا گیا۔ اور کانفرنس کی تیاری اور اس کے انتظامات کیلئے انصار۔ خدام۔ لجنہ۔ ناصرات سب جُٹ گئے۔ اور محترم غلام نبی صاحب پیرزادہ اور محترم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ سلسلہ اور جملہ احبابِ جماعت نے خاکسار کو بھرپور تعاون دیا۔

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ انچارج دو دن پہلے ناصر آباد پہنچ گئے تھے انہوں نے خدام کو ساتھ لے کر مکانوں کی دیواروں پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار لکھنے شروع کئے اور اسی طرح چارٹ لکھے جزاہم اللہ احسن الجزاء

لنگر خانہ جلسہ گاہ کے قریب بنایا گیا تقسیم طعام تقسیم چائے انتظام جلسہ گاہ سے متعلق مختلف شعبہ جات بنا کر وادی کی قریباً کُل جماعتوں کے سرکردہ احباب کی منتظمین، نائب منتظمین و معاونین کے طور پر ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری رکن تبلیغی وفد بھی قبل از وقت ناصر آباد پہنچ گئے آنمکرم نے مولوی بشارت احمد صاحب کی معیت میں ڈیوٹی شیٹ چارٹ وغیرہ تیار کئے بفضلہٖ تعالیٰ جملہ احباب نے اپنے اپنے مفوضہ امور کو بطریقِ احسن انجام دیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ بعض مبلغین تبلیغی وفد نے بھی جماعت احمدیہ ناصر آباد کا ہاتھ بٹایا۔ خدام کے ساتھ مختلف شعبہ جات اور دیہات میں پوسٹر لگائے اور ہینڈ بلز تقسیم کئے لٹریچر تقسیم کیا۔

جلسہ گاہ

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ ناصر آباد نے یہ جو ایک وسیع قطعہ عید گاہ کے لئے تیار کیا ہے اس کو جلسہ گاہ کے لئے آراستہ کیا اسی کے ساتھ ایک اور جگہ تھی جس کو جماعت احمدیہ کے مرد و زن نے چھ گھنٹے وقارِ عمل کر کے پُر کیا اور ہموار کر کے زنانہ جلسہ گاہ تیار کیا کانفرنس کے دو چار یوم قبل خدا تعالیٰ کے فضل سے چنار کے درخت تلے ایک مستقل اور پختہ اور خوبصورت اسٹیج تیار کروایا گیا جس پر جماعت احمدیہ ناصر آباد کے لوکل فنڈ سے تقریباً ۳۰۰۰ روپے خرچ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ورنہ بظاہر جماعت کے حالات نہ تھے کیونکہ گذشتہ سال ہی جماعت نے لوکل فنڈ سے تقریباً بیس ہزار روپے کے لگ بھگ خرچ کر کے جامع مسجد کا حمام تیار کیا تھا۔

جلسہ گاہ کے تیار ہونے پر مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ کیلئے قناتوں کے علاوہ شامیانوں کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اور جلسہ گاہ کے ساتھ ساتھ سڑک کی طرف سے دونوں طرف [illegible] تبلیغی و تربیتی اقتباسات کے علاوہ حضرت [illegible]

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشعار اور مختلف نعروں پر قطعات خوشخط لکھوا کر لگائے گئے تھے ہر پانچ دس منٹ بعد وہاں سے بسیں گزرتیں اس طرح سینکڑوں افراد نے ان قطعات کو پڑھا اور چلتے چلتے تقاریر کا کچھ حصہ بھی ان کے کانوں میں پڑتا رہا جلسہ گاہ کے قریب جہاں پر لنگر خانہ تھا۔ وہاں پر ہی ایک وسیع احاطہ بنایا گیا جہاں پر سٹور بھی رکھا گیا اور اسی احاطے میں جملہ مہمانوں کو ایک تنظیم کے ساتھ کھانا کھلایا گیا

محترم صاحبزادہ صاحب کا ورود اور آپ کا شاندار استقبال

مورخہ ۱۱/۹ کو محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد وادی میں ورود فرما ہوئے کھنہ بل میں رات چوہدری عبد الحفیظ صاحب کے دولت خانہ پر قیام رہا ازاں بعد آنمحترم نے مختلف مقامات کا دورہ فرمایا جس کی تفصیلی رپورٹ آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی۔

بعد کنونشن خدام الاحمدیہ آسنور تاریخ ۲۰ر اگست بروز جمعۃ المبارک ناصر آباد تشریف آوری کا پروگرام مرتب ہوا۔ چنانچہ حسب پروگرام جماعت احمدیہ ناصر آباد نے تاریخ مقررہ پر ہائی اسکول سے لے کر جنرل روڈ یعنی جلسہ گاہ تک ڈیوڑھیاں بنائیں۔ اور تمام راستہ جھنڈیوں وغیرہ سے آراستہ کیا۔ جماعت احمدیہ ناصر آباد کے افراد گیارہ بجے سے ہی اپنے معزز مہمان کی آمد کے انتظار میں سڑک پر پہنچ گئے۔ جو گاڑی بھی کولگام کی طرف جاتی اس پر نظریں جم جاتیں۔ وہ نظارہ، وہ کشش محبت وہ عقیدتمندانہ جذبہ قابل دید تھا۔ کہتے ہیں انتظار کی گھڑیاں کٹھن ہوتی ہیں اس کا مشاہدہ عینی طور پر اس دن ہوا۔ تمام احباب جماعت اپنے معزز مہمان کو دیکھنے کے لئے بیتاب تھے۔

اسی دوران باہر کی جماعتوں سے بھی دوست تشریف لائے اور وہ بھی استقبال میں شامل ہوئے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع اپنے رفقاء کے ٹھیک ½۱۲ بجے پہنچے تو آنمحترم کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کے نعروں سے آسمان گونج اٹھا اور نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر فلک شگاف نعروں کے درمیان حضرت صاحبزادہ صاحب گاؤں ناصر آباد پہنچے۔ ناصر آباد میں حضرت صاحبزادہ صاحب کا قیام حسب سابق خاکسار کے ہی مکان پر رہا۔ حسب پروگرام حضرت صاحبزادہ صاحب نے نماز جمعہ ناصر آباد میں پڑھانی تھی۔ احباب مسجد میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور مسجد کھچا کھچ نمازیوں سے بھر گئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب چند منٹ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اور معاً بعد مسجد میں تشریف لائے اور ایک جامع اور روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں خاص طور پر تقویٰ کی ضرورت اور متقی کی علامات اور تقویٰ کی برکات قرآن کریم کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ نماز جمعہ کے بعد کھانا تناول فرمایا اور کچھ دیر آرام فرمایا۔

درویشان قادیان کی دعوت

اسی روز شام کاٹھ پورہ میں مکرم غلام محمد صاحب لون نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور علماء کرام کے علاوہ قادیان سے آئے ہوئے جملہ احباب کو مدعو کیا اور پرتکلف عشائیہ دیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء رات کو محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع اراکین اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ جماعت احمدیہ ناصر آباد کا ہر فیملی ممبر یہ خواہش رکھتا تھا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی دعوت کی جائے اور اپنے گھر میں دعا کرائی جائے آنمحترم کو گھر لے جا کر برکت حاصل کی جائے لیکن قلت وقت کے پیش نظر ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ البتہ محترم غلام نبی صاحب بڈر کی شدید خواہش پر دوپہر کی دعوت پر حضرت صاحبزادہ صاحب مع اپنے چند اراکین کے آنموصوف کے گھر تشریف لے گئے اور وہاں پر ہی کھانا تناول فرمایا اسی طرح شام کی دعوت محترم غلام رسول صاحب بڈر کی شدید خواہش پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب آنموصوف کے گھر تشریف لے گئے۔ جبکہ چند سال پہلے اسی مکان کی جس میں مکرم غلام رسول صاحب بڈر رہائش پذیر ہیں کی سنگ بنیاد بھی محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے رکھی تھی ناصر آباد میں کئی دوستوں نے دعوتوں کی درخواستیں پیش کی تھیں مگر تنگی وقت کے پیش نظر ان کی تمنائیں پوری نہ ہو سکیں۔ لیکن پھر بھی احباب کو جس قدر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے عقیدت اور محبت ہے اور والہانہ عشق ہے یہ بھی ایمان کی نشانی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص، اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے آمین۔

کانفرنس کا پہلا دن

مورخہ ۲۱ر اگست کو گیارہ بجے سے مہمان آنے شروع ہو گئے۔ ۲ بجے تک۔ آسنور، رشی نگر، کوریل، ماندوجن گاگرن۔ صوفی نامن۔ میٹواڑ۔ اندورہ بانڈی پورہ ترک پور۔ ادنہ گام۔ یاڑی پورہ۔ چک ایمرچھ۔ ہاری پاریگام۔ اسلام آباد۔ نیچ بہاڑہ۔ سندھر برای پھوہٹ۔ بجدرواہ۔ شورت سرینگر وغیرہ سے احباب جماعت مرد بھی عورتیں بھی اور بچے بھی قافلوں کی صورت میں پہنچتے رہے اور ہر دو جلسہ گاہ میں جمع ہوتے رہے۔

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب و جناب ایس پی صاحب کی تشریف آوری اور محترم صاحبزادہ صاحب سے شرف ملاقات

اسلام آباد سے بذریعہ جیپ کار جناب ڈی سی صاحب اننت ناگ اور جناب ایس پی صاحب اننت ناگ بغرض ملاقات محترم حضرت صاحبزادہ صاحب خاکسار کے مکان پر پہنچے۔ محترم موصوف سے ملاقات کے دوران ہر دو اصحاب نے محبتانہ انداز میں اپنی عقیدتمندی کا اظہار فرمایا اور کچھ وقت گفتگو ہوتی رہی۔ خاکسار سے ہر دو اصحاب نے انتظامات کے بارے دریافت کیا کہ کیا کوئی کمی تو نہیں جو سیکورٹی فورس پہلے ہی دن تقریباً ۲۰/۲۵ افراد پر مشتمل تھی ناصر آباد کانفرنس کے لئے متعین ہو کر ناصر آباد پہنچ گئی تھی جنہوں نے اپنے خیمے جلسہ گاہ کے قریب نصب کئے ہوئے تھے اور جناب ایس پی صاحب کے حکم کے مطابق آئے تھے خاکسار نے ایس پی صاحب کے اس اقدام کا شکریہ ادا کیا۔

½۲ بجے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ ٹھیک تین بجے کانفرنس کے پہلے دن کی کارروائی زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ صاحب شروع ہوئی خاکسار اور مکرم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سر انجام دئے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو عزیز مولوی محمد یوسف صاحب انور نے کی بعدہ محترم صاحبزادہ صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ پرچم کشائی کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ؎

احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے

خوش الحانی سے سنایا۔

ازاں بعد مکرم غلام نبی صاحب نیاز مبلغ سرینگر نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ جو حضور انور نے از راہ شفقت اس کانفرنس کے موقعہ پر احباب جماعت کے نام ارسال فرمایا۔ بعد ازاں صدر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے افتتاحی دعا فرمائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دعا کے بعد خاکسار و مبارک احمد ظفر صدر مجلس استقبالیہ نے حضرت صاحبزادہ صاحب و مبلغین کرام کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پہلی تقریر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد کی مذکورہ عنوان پر ہوئی۔ موصوف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلو۔ تعلق باللہ۔ توکل علی اللہ۔ شفقت علی خلق اللہ اور آپ کے اخلاق فاضلہ کے متعلق آیات قرآنیہ اور ایمان افروز واقعات کی روشنی میں وضاحت فرمائی۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ عاشق رسولؐ کی حیثیت سے

دوسری تقریر مذکورہ عنوان پر محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل نے فرمائی موصوف نے بتایا کہ جس طرح کہتے ہیں عشق اور مشک چھپے نہیں رہ سکتے اسی طرح حضرت بانی جماعت احمدیہ کا آنحضرت صلعم سے حقیقی عشق دنیا کے سامنے ہے فاضل مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردو فارسی اور عربی منظوم کلام اور آپ کی تحریرات کو پیش کر کے حاضرین کو بتایا کہ کسقدر آپ کو آنحضرت صلعم سے عشق تھا۔ نیز اس امر کے ثبوت میں آپ نے متعدد ایمان افروز واقعات سنائے جس سے سامعین پر گہرا اثر ہوا آخر میں یہ بھی بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام کو جو کچھ روحانی مراتب اور انعامات و برکات اور مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل ہوا وہ سب آنحضرت صلعم کے فیض اور آپ کی پیروی کا نتیجہ ہے۔

جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ اسلام

تیسری تقریر مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مبلغ سرینگر نے کی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت اسلام کی حالت اور غلبۂ صلیب اور دجالی فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایسے وقت میں جبکہ لاکھوں مسلمان اسلام کو خیرباد کہہ چکے تھے اور عیسائی مذہب اختیار کرنے لگے تھے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود و مہدی بنا کر بھیجا آپ نے اسلام کا حسین چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور مخالفین اسلام کے حملوں کا مکمل دفاع کیا اور تبلیغ اسلام کی از سر نو بنیاد ڈالی خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں تبلیغ اسلام کا وسیع جال دنیا کے کناروں تک بچھایا گیا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ساری دنیا میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہے اور خلافت ثالثہ کے درخشندہ دور میں آئے دن مساجد کی تعمیر ہو رہی ہیں اور قرآن کریم کے تراجم شائع ہو رہے ہیں اور مشرق و مغرب میں اسلام کا ڈنکا بجایا جا رہا ہے آپ نے کشمیری زبان میں تقریر کی۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم و احادیث

چوتھی تقریر مذکورہ عنوان پر مکرم مولوی محمد الف دین صاحب غوری نے کی موصوف نے مسیح موعود علیہ السلام سے متعلق قرآن کریم و احادیث کی بیان فرمودہ پیشگوئیاں اور علامتوں کا ذکر کرتے ہوئے ضرورت زمانہ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ زمانہ

ظہر الفساد فی البر والبحر

کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود و مہدی آخر الزمان بنا کر قادیان کی مقدس بستی سے کھڑا کیا موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں سورج۔ چاند گرہن کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے اور آپ کی اور جماعت کی دن دگنی رات چوگنی ترقی اور مخالفین کی ناکامی و نامرادی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

اس کے بعد محترم غلام نبی صاحب ناظر آف یاڑی پورہ نے کشمیری زبان میں اپنی نظم خوش الحانی سے سنائی۔

خطاب حضرت صاحبزادہ صاحب

آخر میں صدر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے اور اسی کا کام ہے کہ اس نے نامساعد حالات اور موسم کی خرابی کے باوجود ہمیں اس سالانہ کانفرنس کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائی اور ہماری اس کانفرنس کے لئے اپنے فضل سے موسم کو اچھا کر دیا۔ اور ہمیں یہ توفیق بھی عطا فرمائی کہ ہم پہلے سے زیادہ تعداد میں یہاں جمع ہوں اور جو ہماری زندگی کی روح ہے اور ہماری زندگی کا مقصد ہے اور ہماری نجات کا دارومدار ہے یعنی توحید کامل پر یقین پیدا کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل کریں اور آپ کی شفاعت کا حقدار اپنے آپ کو بنائیں اس کے لئے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو سنیں اور اپنے ذہنوں میں ان کو مستحضر رکھیں

آنمحترم نے فرمایا آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور اور بصیرت افروز پیغام سنا جس میں آپ کو آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور علمائے کرام کی تقاریر سنیں سارا وقت خدا اور اس کے رسول صلعم کی باتیں سننے اور آپ پر درود بھیجنے میں گذارا خدا کرے کہ جو کچھ ہم نے سنا ہم اس کو یاد رکھنے اور اس پر عمل کرنے والے ہوویں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تربیتی اجلاس

اسی روز مورخہ ۲۱ اگست کو بعد نماز مغرب و عشاء کھانے وغیرہ سے فراغت کے بعد ۹ بجے رات مسجد احمدیہ ناصر آباد میں ایک تربیتی جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم غلام نبی صاحب نیاز نے وادی کی جماعتہائے احمدیہ کے بعض مسائل صدر محترم اور احباب کے سامنے رکھے ازاں بعد فاکسار مبارک احمد ظفر، مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار، مکرم مولوی نور احمد صاحب فاضل، مکرم شمس الدین صاحب، مکرم سعید احمد صاحب، مکرم غلام نبی صاحب ناظر، مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک اور مکرم عبد السلام صاحب نواں وغیرہم نے مختصر تقاریر کیں اور جماعتی تعلیم و تربیت و اخبار فرقان و دیگر مسائل کے متعلق مختلف تجاویز پیش کیں۔ آخر میں صدر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور احباب جماعت کو قیمتی نصائح سے نوازا یہ اجلاس رات کے تقریباً ایک بجے تک جاری رہا۔

کانفرنس کا دوسرا دن

مورخہ ۲۲ اگست کو دس بجے صبح سے شام ۵ بجے تک جلسہ عام منعقد ہوا۔ ۱۲ بجے تک مکرم مولوی کریم الدین صاحب شاہد نے اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔ جبکہ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی بعض دوسرے جماعتی کاموں میں مصروف تھے۔ ۱۲ بجے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب تشریف لائے۔ اور اس اجلاس کی صدارت فرمائی۔ اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جو مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نے کی بعدہ عزیزم داؤد احمد صاحب ساشاد نے نظم پڑھی۔ ازاں بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

وفات مسیح

پہلی تقریر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب نیاز مبلغ صبرواہ نے مذکورہ عنوان پر کی موصوف نے قرآن کریم کی متعدد آیات و احادیث کی روشنی میں مدلل طور پر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔

جماعت احمدیہ میں نظام خلافت

اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساقی مبلغ بڈھانوں (پونچھ) نے آیت استخلاف کی روشنی میں جماعت احمدیہ میں خلافت احمدیہ کے استحکام کا ذکر کیا نیز برکات خلافت پر بھی اچھے رنگ میں روشنی ڈالی۔

آنحضرت کی سیرت طیبہ

مذکورہ عنوان پر عزیزم سعید بشارت احمد صاحب سیفی نے تقریر کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور آپ کے پیدا کردہ انقلاب پر روشنی ڈالتے ہوئے تقریر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بعض واقعات بیان کئے بعدہ یو کے نمبر تقریر کرتے ہوئے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے بعض واقعات بیان کئے

صداقت مسیح موعود

اس عنوان پر تقریر کرتے ہوئے محترم سید محمد شاہ صاحب سیفی آف یاری پورہ نے تقریر فرمائی اور مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہے اس کا اچھے پیرایہ میں ذکر فرمایا اور حضرت مسیح موعود کے اردو فارسی عربی منظوم کلام کو پیش کیا۔ مکرم سیفی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مظفر احمد صاحب ظفر رکن تبلیغی و تربیتی وفد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔

ازاں بعد محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریر فرمائی اور سنگھ پور میں جو ہمسایہ ملک میں احمدیت کی مخالفت میں جو خونی ڈرامہ کھیلا گیا اس کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے افراد نے قربانی اور ایثار اور صبر و ثبات کا جو عملی نمونہ پیش کیا اس کے متعدد ایمان افروز واقعات بیان کئے نیز اس منظم سازش اور مخالفت کے پس منظر کو ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کی مالی قربانیاں اور تبلیغ اسلام کے لئے جانفشانیاں اور جماعت کی دن دگنی رات چوگنی ترقی کو دیکھ کر مخالفین بغض و حسد کی آگ میں جلنے لگے اور اس تپش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے انہوں نے یہ خونی ڈرامہ اسٹیج کیا

اپنی تقریر کے آخر میں فاضل مقرر نے بتایا کہ مذہب اور عقیدہ کا تعلق تو دل سے ہوتا ہے کسی ادارہ یا سوسائٹی یا حکومت کو اس میں دخل دینے کا نہ حق ہے اور نہ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ اس مخالفانہ فیصلہ اور ان کے اس رویہ کی بالکل پرواہ نہیں کرتی اور دن رات تبلیغ اسلام میں مصروف ہے اور آئے دن مساجد کی تعمیر میں لگی ہوئی ہے۔ قرآن کریم کے تراجم شائع ہو رہے ہیں۔ اور خلافت ثالثہ کے درخشندہ دور میں صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تحت غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو ایک نئی وسعت کے ساتھ روبہ عمل لایا جا رہا ہے۔

آپ کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے

عقائد احمدیت

کے عنوان پر تقریر کی۔ فاضل مقرر نے دوران تقریر احمدیوں اور غیر احمدیوں میں بنیادی طور پر تین مسائل میں اختلاف پایا جاتا ہے یعنی حیات و وفات مسیح ختم نبوت۔ مسئلہ جہاد کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مسئلہ وفات مسیح

(باقی صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۱ پر)

کٹک میں تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

(از مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ انچارج کٹک (اڑیسہ))

۱۔ مکرم مولوی سید ابو صالح صاحب صدر جماعت کٹک و احباب کرام کے مشورہ سے کٹک او۔ ایم۔ پی میں جلسہ کرنے کا پروگرام رکھا گیا۔ چنانچہ مورخہ ۲۸ر جولائی کو جلسہ کی کاروائی شب کے ۸ بجے شروع کی گئی۔ جو کہ عاجز کی زیر صدارت ہوئی۔

تلاوت قرآن کریم عزیزم طیب احمد صاحب سلیم نے کی اور عزیزم روشن احمد خان صاحب نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا یہ جلسہ صرف اور صرف مذہبی جلسہ ہے۔ ہمیں سیاست سے کوئی غرض نہیں قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق ہم اپنی حکومت کی وفاداری کرتے آئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ وفاداری کرتے چلے جائیں گے۔ جماعت احمدیہ کے بانی نے ہمیں یہ تعلیم دی ہوئی ہے کہ انفرادی اور اجتماعی رنگ میں لوگوں کو اپنے خالق و مالک حی و قیوم خدا سے تعلق پیدا کرنے کے لئے بار بار توجہ دلائی جائے۔ اس کے بعد مکرم صوبیدار اسحاق بخش صاحب نے تقریر شروع کی آپ نے فرمایا کہ موجودہ زمانہ میں لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گئے۔ اور اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ آپ نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا ذکر کیا۔ اس کے بعد مکرم عبد الصمد خان صاحب نے ایک نعت سنائی۔

مکرم عبد الصمد خان صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نے عالمی برادری کے عنوان پر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر کی خدا کے فضل و کرم سے غیر احمدی اور ہندو تعلیم یافتہ و معززین پر بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ سوال و جواب کے لئے حاضرین کو موقع دیا گیا حاضرین میں سے کئی تعلیم یافتہ دوستوں نے کہا کہ مولوی صاحب کی دلچسپ تقریر پر ہم کوئی تبصرہ نہیں کر سکتے۔ جلسہ میں ہندو و غیر احمدی مردوں کے علاوہ کافی تعداد میں ہندو و غیر احمدی مستورات بھی شریک ہوئیں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ جلسہ کی کاروائی دعا کے ساتھ ختم ہوئی۔

اس جلسہ کے انتظام کے لئے مکرم عبد الصمد خان صاحب، مکرم صلاح الدین خان صاحب اور خدام الاحمدیہ کٹک نے ہر رنگ میں کوشش کی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

حاضرین کے لئے چائے اور مٹھائی کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

۲۔ ہر سال ڈیوائن لائف کانفرنس کے کارکن مختلف مقامات پر اپنا سالانہ جلسہ منایا کرتے ہیں۔ جس میں احمدی مبلغین کو دعوت دے کر بلاتے ہیں۔ خاکسار کے علاوہ سلسلہ کے علماء مختلف مقامات پر تقریر کر چکے ہیں۔ جس کا بہت ہی اچھا اثر ہو چکا ہے۔ امسال کٹک میں انہوں نے اگست میں تین روزہ سلور جوبلی منائی۔ سناتن دھرم۔ بدھ مذہب، جین مذہب، عیسائی مذہب، مذہب اسلام اور دیگر بھی کئی مذاہب کے نمائندوں کو دعوت دی۔ مذہب اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے خاکسار اور مکرم مولوی شعبان صاحب چتر ویدی شامل ہوئے۔ اڑیسہ کے دو تین غیر احمدی علماء کا نام بھی تھا لیکن یہ لوگ شامل نہیں ہوئے۔ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کٹک اور احباب سے ضروری مشورہ کیا گیا اور جمعہ کے روز احباب کی خدمت میں خاکسار نے کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ ۱۴ر اگست کو دن کے ۴ بجے خاکسار کی تقریر تھی۔

خاکسار کے جلسہ گاہ پہنچنے پر جلسہ کے ذمہ دار کارکنان خاکسار کو اسٹیج پر لے گئے اور گل پوشی کی۔ یہ آندھرا کے اعلیٰ تعلیم یافتہ پنڈت جو کئی زبانوں کے ماہر ہیں۔ اور عرصہ دراز سے روس کیشی میں رہا کرتے ہیں۔ اور یہاں مہمان خصوصی کی حیثیت سے آئے ہوئے تھے انہوں نے اعلان کیا کہ اب آپ کے سامنے جماعت احمدیہ کے مشنری مذہب اسلام کے نمائندہ کی حیثیت سے تقریر کریں گے۔ خاکسار نے سب سے پہلے حکومت وقت کی فراخ دلی اور مذہبی آزادی کا ذکر کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور جلسہ کے کارکنان کا بھی شکریہ ادا کیا کہ یہ مذہبی ادارہ جماعت احمدیہ کی طرح ہر سال ایک اسٹیج پر یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ منایا کرتا ہے۔ اور ایک دوسرے کو قریب لانے کی اور دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کیا کرتا ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے موعود اقوام عالم کے موضوع پر تقریر کی اور آخر میں بتایا کہ ہمارے آقا سرور کائنات حضرت محمد صلعم کے روحانی فرزند حضرت امام مہدی علیہ السلام اور کلنکی اوتار کے ذریعہ آپ کی تعلیم کو اصلی شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے اور خدا کے فضل سے یہ غریب جماعت اپنا پیٹ کاٹ کر لاکھوں روپے خرچ کر کے اکناف عالم میں ان بزرگوں کی تعلیم و نام کو روشن کرتی چلی جا رہی ہے۔ خاکسار کی تقریر نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ لیکن وقت کی کمی کے باعث مزید وقت دیا گیا۔

آخر میں صدر جلسہ نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ نے جو تقریر کی ہے ہمیں چاہیئے کہ ہم ان کی باتوں پر عمل کریں میری وہ زبان نہیں کہ میں اُن کا شکریہ ادا کروں اور یہ بھی اعلان کیا گیا کہ کل پھر مولوی صاحب تقریر کریں گے احباب مولوی صاحب کی تقریر سننے کے لئے حاضر ہوں۔ خاکسار کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگان کی دعاؤں سے کامیابی حاصل ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

دعا ہے کہ مولیٰ کریم لوگوں کو ہدایت نصیب کرے اور یہ لوگ احمدیت کے نور سے منور ہوں۔ آمین۔

لیکن دوسرے روز رات سے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ جس کی وجہ سے جلسہ کا پروگرام ملتوی کر دیا گیا۔

آخر میں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے گذارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین ثم آمین۔

ہفتہ تحریک جدید یکم اکتوبر تا ۷ر اکتوبر

تحریک جدید سال رواں ۳۱ر اکتوبر ۱۹۷۶ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ ہفتہ تحریک جدید کے لئے یکم اکتوبر سے ۷ر اکتوبر کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ جماعتوں سے اُمید ہے کہ ہفتہ تحریک جدید سابقہ روایات کے مطابق پوری توجہ سے منائیں گی۔

ذیل کے امور پر خاص توجہ فرمائی جائے:۔

(۱)۔ اختتام پذیر ہونے والے سال کی قابل ادا رقم پوری ادا کریں۔

(۲)۔ اس سے پہلے کا بقایا جس کے ذمہ ہو وہ بھی ادا فرمائیں۔

(۳)۔ جو احباب اس مبارک تحریک میں پہلے شامل نہ ہوں اُنکو بھی تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کریں۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو۔ اور دنیا کو یہ نظارہ دکھا دو کہ .... محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردے پر سوائے احمدیہ جماعت کے اور کوئی نہیں۔ وہ اس راہ میں قربانی کا ایسا امتیازی رنگ رکھتی ہے جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔"

احباب کرام! اسلام کے عالمگیر غلبہ کیلئے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے یہ تحریک شروع فرمائی۔ جس کے شاندار نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ آپ اس **لازمی چندہ** کی پوری ادائیگی کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہوں اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اُمید ہے کہ مبلغین و معلمین اپنی جماعتوں میں ہفتہ تحریک جدید کا اہتمام کریں گے نیز دفتر ہذا میں رپورٹ بھجوائیں گے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

درخواست دعا

مکرم محمد اسلم خان صاحب خورده روڈ اڑیسہ کی والدہ محترمہ بہت ضعیف العمر اور کمزور ہو گئی ہیں اور ان کی بیوی بچے بھی اکثر بیمار رہتے ہیں وہ ان سب کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے ساتھ خدمت سلسلہ کی توفیق پانے کے لئے اور مشکلات سے نجات پانے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو بیماریوں سے نجات بخشے اور ایمان میں برکت عطا فرمائے اور دین و دنیا میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ خاکسار منیجر اخبار بدر قادیان

رپورٹ آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس بقیہ صـ۸

زبفضلہٖ تعالیٰ حل ہو چکا ہے اور اب غیر بھی اِس امر کا اقرار کرتے ہیں اور اب حیاتِ مسیح کا ذکر تک نہیں کرتے دوسرا مسئلہ ختمِ نبوت کا ہے اب اس کی آڑ میں جماعت کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ لیکن سنجیدہ طبائع اِس مسئلہ کے متعلق بھی احمدیت کے مؤقف کو سمجھ رہے ہیں۔ اور اِس مسئلہ کے متعلق بزرگانِ سلف کے جو نظریات ہیں اُن کا بھی وقت کی رعایت سے ذکر کیا۔ آخر میں جہاد کی حقیقت بیان کرتے ہوئے یضع الحرب کی پیشگوئی کا ذکر کیا اور بتایا کہ یہ زمانہ سیف و سنان کا نہیں بلکہ قلم و لسان کا زمانہ ہے۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ اس جہاد میں رات دن مصروف ہے۔

بعد ازاں اس اجلاس کی آٹھویں اور آخری تقریر مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب نے کشمیری زبان میں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں" کے عنوان پر کی اور پیشگوئی مصلح موعود۔ پیشگوئی بابت مولوی محمد حسین بٹالوی۔ پیشگوئی بابت جان الیگزنڈر ڈوئی اور جماعت کی ترقی کے متعلق پیشگوئی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ بعدہ مسٹر نور احمد صاحب امریکن نو احمدی نے انگریزی میں اپنی قبولیت احمدیت کی روئداد سناتے ہوئے اسلام کے محاسن پر اچھے رنگ میں روشنی ڈالی۔

شکریہ احباب و پیغامات

آخر میں خاکسار نے نامساعد حالات میں کانفرنس کے انعقاد اور حضرت صاحبزادہ صاحب اور مبلغین کرام و درویشانِ قادیان کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے معزز مہمانوں کا اور وادیٔ کشمیر کی مختلف جماعتوں سے تشریف لاتے ہوئے جملہ مہمانوں کا شکریہ ادا کیا نیز حکام نے اس کانفرنس کے انعقاد میں جو تعاون کیا اُس کا ذکر کرتے ہوئے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب۔ ایس پی صاحب وغیرہم کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کانفرنس کے دونوں روز حفاظتی انتظام کے لئے پولیس کا کیمپ یہاں پر لگایا۔ اسی طرح اپنے غیر از جماعت بھائیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ نے ہمارے عقائد اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور تعلیمات کو سنا۔ ٹھنڈے دل سے آپ غور کریں اور سوچیں کہ ہمارے یہ عقائد اور ہمارے اعمال اور مساعی مسلمانوں والے ہیں یا غیر مسلموں والے ہیں۔

شکریہ ادا کرنے کے بعد عزت مآب راشٹر پتی۔ عزت مآب وزیر اعلیٰ شیخ محمد عبد اللہ صاحب۔ جناب محمد افضل بیگ صاحب۔ جناب میر قاسم صاحب وغیرہم نے کانفرنس کے انعقاد پر نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے جو پیغامات ارسال فرمائے تھے وہ سنائے اور اُن کا ترجمہ پیش کیا۔

تقسیم انعامات

ازاں بعد خدام الاحمدیہ کشمیر کے دوسرے سالانہ کنونشن کے تقریری و ورزشی مقابلوں میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کو صدرِ محترم نے اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔

جلسہ گاہ میں بک سٹال کا وسیع انتظام رکھا گیا تھا خاکسار نظارت دعوۃ و تبلیغ کا بے حد ممنون ہے جس نے اس سال کانفرنس سے قبل لٹریچر وسیع پیمانہ پر ارسال کیا اور اس طرح تبلیغ میں وسعت پیدا کی۔

اختتامی خطاب

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب میں ایک مومن بندے کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خصوصی طور پر احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ نیز حدیث حبّ الوطن من الایمان کی روشنی میں ملک کی بہتری کے لئے کوشش کرتے رہنے اور قانون کا احترام کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک احمدی کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ وہ قانون کا محافظ اور ملک کا بہترین شہری ہوتا ہے۔

خطاب کو جاری رکھتے ہوئے محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا ہماری حالت بفضلہٖ تعالیٰ اُس حالت سے بہتر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جنگِ خندق کے وقت تھی جبکہ صحابہ کی فاقوں تک نوبت پہنچی اور وہ پیٹ پر پتھر باندھے خدا کے راستے میں جہاد کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی کرتے ہوئے ہم پر رحم فرمایا اور ابھی اتنی سخت حالت اور اتنا سخت امتحان ہم سے نہیں لیا گیا۔ ابتلاء و آزمائش تو آتے ہی رہتے ہیں۔ یہ تو آپ کی ترقی اور آپ کے ایمانوں کو بڑھانے کا موجب بنتے ہیں آخر میں حاضرین سمیت لمبی اور پرسوز اجتماعی دُعا فرمائی اس طرح ۱/۲ ۴ بجے سالانہ کانفرنس کا یہ آخری اجلاس بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہو رہا ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ اخبار بدر آئندہ ماہ کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر اپنی پہلی فرصت میں ادا کریں تاکہ آئندہ آپ کے نام پرچہ جاری رہ سکے۔ اور ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا پرچہ بند ہو جائے اور آپ کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم دینی معلومات اور علمی مضامین سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

مینجر اخبار بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریدار	خریداری نمبر	نام خریدار
۱۰۱۰	اہلیہ محترمہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب مرحوم	۱۸۵۵	محترمہ سارہ بی صاحبہ
۱۰۶۶	مکرم سی مبارک احمد صاحب	۱۸۶۷	مکرم ایس ایچ احمد صاحب
۱۱۵۵	〃 ایم عبد القادر صاحب	۱۸۶۹	〃 عبد الباری صاحب
۱۱۸۹	〃 بابو محمد یوسف صاحب	۱۸۸۵	〃 سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب غوری
۱۲۴۲	〃 خواجہ عبد السلام صاحب	۱۸۸۷	〃 〃 محمد نعمت اللہ صاحب غوری
۱۳۲۱	〃 شیخ ابراہیم صاحب	۱۹۰۴	〃 میر عبد الرشید صاحب
۱۳۲۶	〃 میر احمد اشرف صاحب	۱۹۱۰	〃 فضل عمر صاحب
۱۴۳۵	〃 شریف احمد صاحب	۲۰۰۶	〃 محمد احسن صاحب
۱۴۴۶	〃 ایم محمد ایوب صاحب	۲۱۰۷	〃 محمد اختر صاحب پرویز
۱۵۷۲	〃 عبد العزیز صاحب	۲۱۸۸	〃 عبد الرشید صاحب
۱۶۰۸	〃 ایس۔زیڈ۔ایم احمد صاحب	۲۱۹۲	〃 نظام الدین صاحب
۱۶۱۹	〃 شیخ محمود احمد صاحب	۲۱۹۷	〃 ماسٹر مشرق علی صاحب
۱۶۵۱	〃 ایم۔اے عزیز صاحب	۲۱۹۸	〃 گوردیال سنگھ صاحب
۱۶۵۴	〃 پی۔ایم بشیر احمد صاحب	۲۱۹۹	〃 صوبیدار مہر چند صاحب
۱۶۵۵	〃 محمد عارف الدین صاحب	۲۲۱۱	〃 سید نور الحق صاحب
۱۶۵۶	organized library. - Sarounch.	۲۵۷۹	مس طاہرہ شاہین صاحبہ
۱۶۶۰	مکرم عبد الغفار صاحب	۲۵۹۹	مکرم نجیب احمد خان صاحب
۱۶۶۴	〃 نثار الرشید خان صاحب	۲۸۱۴	〃 میر اے افضل صاحب
۱۶۶۵	〃 اشرف علی صاحب	۲۸۵۰	〃 انجم نعیم صاحب
۱۶۸۳	〃 ادریس الحق صاحب	۲۸۵۱	〃 سید عبید اللہ صاحب احمدی
۱۶۸۴	〃 عبد القیوم صاحب	۲۸۵۴	〃 میر شرف الدین صاحب
۱۷۰۰	〃 ماسٹر مہر دین صاحب	۲۸۵۷	〃 ایم۔اے رشید صاحب
۱۷۶۰	〃 بشارت احمد صاحب	۲۸۶۳	Aziz Auto Consultants
۱۷۷۰	〃 خواجہ غلام محمد صاحب نوز	۲۸۶۴	مکرم ایم۔وائی پوعوری
۱۷۹۰	〃 راجہ محمد ابراہیم صاحب	۲۸۶۶	〃 محمد یعقوب صاحب
۱۸۵۲	〃 محمد خواجہ صاحب عزری	۲۸۶۷	اُستاد بیٹری فیکٹری

درس

مورخہ ۲۱ اگست کو بعد نماز فجر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے درس قرآن مجید دیا اور مورخہ ۲۲ اگست کو مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے حدیث کا درس دیا۔

والی بال میچ

کانفرنس کے اختتام پر غیر احمدی کھلاڑیوں پر مشتمل ایک ٹیم سے احمدیہ اسپورٹس کلب قادیان کو والی بال میچ کھیلنے کا موقعہ ملا بفضلہٖ تعالیٰ اس میں نمایاں کامیابی ہوئی۔ الحمد للہ۔

شورت میں دعوت

اُسی روز شام کو شورت کے ایک دوست مکرم خواجہ عبد الاحد ڈار صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کو مع اراکین وفد درویشانِ قادیان و معزز اراکین جماعت ناصر آباد و شورت کو پُر تکلف دعوت عشائیہ دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اگلے روز مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب کی شدید خواہش پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ نے ازراہِ شفقت ۲۳ کی صبح چائے کی دعوت منظور فرمائی چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد اوگام تشریف لے گئے اور چائے و ناشتہ کے بعد واپس سری نگر ناصر آباد سے ۴ بجتے ہوئے تشریف لے گئے۔ احباب کرام نے محترم صاحبزادہ صاحب کو جلوس کی شکل میں الوداع کیا۔

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان

جماعت ہائے احمدیہ جنوبی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ مہاراشٹر - آندھرا - کرناٹک - کیرالہ اور مدراس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ وہ انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ حسب سابق کما حقہ، تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد - قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱-۱۰-۷۶	کرڈالی	۱۴ ۱۱/۷۶	۱	۱۵ ۱۱/۷۶
بمبئی	۳ ۱۰/۷۶	۳	۶-۱۰-۷۶	کالی کٹ	۱۵	۳	۱۸
حیدرآباد وسکندر آباد	۷	۷	۱۴	کوڈیا تھور	۱۸	۱	۱۹
چنداپور کا ریڈی	۱۴	۱	۱۵	کالی کٹ	۱۹	۱	۲۰
شادنگر - جڑچرلہ	۱۵	۱	۱۶	پیتھاپیریم	۲۰	۱	۲۱
محبوب نگر	۱۶	۱	۱۷	کرولائی	۲۱	۱	۲۲
چنتہ کنٹہ - وڈوان	۱۷	۳	۲۰	منارگھاٹ	۲۲	۱	۲۳
یادگیر	۲۰	۳	۲۴	الانلور	۲۳	۲	۲۵
تیماپور	۲۴	۱	۲۵	مدریہ کنی	۲۵	۱	۲۶
دیودرگ	۲۵	۱	۲۶	چیلاکرہ	۲۶	۱	۲۷
ہبلی	۲۶	۲	۲۸	ایراپرم	۲۷	۱	۲۸
سوربہ - ساگر	۲۸	۱	۲۹	کروناگاپلی	۲۸	۳	۲ ۱۲/۷۶
شیموگہ	۲۹	۱	۳۰	آدی ناڈ	۲ ۱۲/۷۶	۱	۳ ۱۲/۷۶
بنگلور	۳۰ ۱۰/۷۶	۳	۳ ۱۱/۷۶	کوئلون	۳	۱	۴
مرکرہ	۳ ۱۱/۷۶	۲	۵ ۱۱/۷۶	تروندرم	۴	۱	۵
بنگلور - الال	۵	۱	۶	کوٹار - ساتان کونم	۵	۱	۶
موگرال	۶	۲	۸	میلاپالیم	۶	۲	۸
پینگاڈی	۸	۳	۱۱	شنکرن کوئل	۸	۱	۹
کنانور - کڈلائی	۱۱	۳	۱۴	مدراس	۱۰	۳	۱۳
				قادیان	۱۶-۱۲-۷۶	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر انسپکٹر بیت المال قادیان

جماعت ہائے احمدیہ بہار - اڑیسہ - ایم پی - بنگال

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بہار - بنگال - اڑیسہ - ایم - پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر نیز تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں مورخہ ۱ ۱۰/۷۶ سے دورہ فرما رہے ہیں۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین کرام حسب سابق انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہ، تعاون فرمائیں گے۔

ناظر بیت المال آمد - قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۱ ۱۰/۷۶	کوٹ پلہ	۷ ۱۱/۷۶	۱	۸ ۱۱/۷۶
آرہ - ارول	۲ ۱۰/۷۶	۲	۴ ۱۰/۷۶	کٹک	۸	۲	۱۰
مظفرپور	۵	۱	۶	سونگھڑہ	۱۰	۱	۱۱
پرکھوپٹی	۶	۱	۷	کیندراپاڑہ	۱۱	۱	۱۲
اورین	۸	۱	۹	سرونیاگاؤں	۱۲	۱	۱۳
مونگھیر	۹	۱	۱۰	بھبنیشور	۱۳	۱	۱۴
خانپور ملکی - بلاری	۱۰	۲	۱۲	خوردہ کیرنگ	۱۴	۳	۱۷
بھاگلپور - برہ پورہ	۱۲	۳	۱۵	نرگاؤں	۱۷	۱	۱۸
پکوڑ	۱۶	۱	۱۷	مانکاگوڑا - نیاگڑھ	۱۸	۱	۱۹
گیا	۱۸	۱	۱۹	برہم پور	۲۰	۱	۲۱
رانچی - سہلیہ	۲۰	۲	۲۲	کٹک	۲۱	۱	۲۲
جمشید پور	۲۲	۲	۲۴	بھدرک	۲۲	۱	۲۳
چائے باسہ	۲۴	۱	۲۵	سورو	۲۳	۱	۲۴
موسی بنی - جہر بھنڈار	۲۵	۳	۲۸	کلکتہ	۲۵ ۱۱/۷۶	۷	۲ ۱۲/۷۶
رورکیلہ	۲۹	۲	۳۱	ڈائمنڈ ہاربر	۲ ۱۲/۷۶	۱	۳ ۱۲/۷۶
بسنہ - پردہ	۱ ۱۱/۷۶	۲	۳ ۱۱/۷۶	بھرت پور - ابراہیم پور	۴	۱	۵
چورداڑ	۴	۱	۵	کیتھا - تانگرام	۵	۲	۷
کرڈاپلی	۵	۱	۶	کلکتہ	۸	۲	۱۰
پنکال	۶	۱	۷	قادیان	۱۲-۱۲-۷۶	-	-

درخواست دُعا

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ظہور احمد صاحب برقان کے مرض میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت اُن کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: جلال الدین نیر انسپکٹر بیت المال۔

درخواست دُعا

محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی ناظر بیت المال آمد قادیان تقریباً ایک ماہ قبل ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے علیل رہے بعد میں امرتسر ہسپتال سے E.C.G. کرایا گیا تو معلوم ہوا کہ ہارٹ اٹیک بھی ہوا ہے۔ علاج جاری ہے۔ احباب کامل صحت کیلئے دُعا فرماویں۔ (ایڈیٹر بدر)

درخواست دُعا - خاکسار کی ہمشیرہ ایک عرصہ سے دمہ - کمزوری اور دیگر عوارض سے بیمار چلی آرہی ہیں - وہ نہایت ہی غریب - اور کئی بچوں کی ماں ہیں جن کی دیکھ بھال بھی اُن سے نہیں ہو سکتی۔ احباب اُن کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دُعا فرمائیں - خاکسار: محمد یونس احمدی - بھدرک (اڑیسہ)

درخواست دُعا - کرنول سے مکرم محمد عظمت اللہ صاحب اور عزیزان سید یوسف علی صاحب اور سید شوکت علی صاحب دینی و دنیاوی ترقیات اور اپنے کاروبار میں برکت اور جملہ پریشانیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان۔

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز نمونے

۱ - سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں۔

۲ - گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح - مسجد اقصیٰ - مختلف مناظر - دُنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔

۳ - عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔

خط و کتابت کا پتہ:-

THE KERALA HORNS
EMPORIUM,
T.C. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (KERALA)
PIN. 695009.

PHONE NO. 2351.
P.B. No. 128.
CABLE:-
"CRESCENT"

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار - موٹر سائیکل - سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

قادیان کی ہر دو مرکزی مساجد میں اعتکاف

امسال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں سنتِ نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے قادیان کی ہر دو مرکزی مساجد مسجد مبارک و مسجد اقصیٰ میں مندرجہ ذیل احباب و خواتین حضرات اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا اعتکاف قبول فرمائے۔ آمین۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

معتکفین مسجد مبارک

۱۔ مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت درویش امیر معتکفین۔
۲۔ مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیس نائب امیر معتکفین
۳۔ 〃 سید بدرالدین احمد صاحب۔
۴۔ 〃 ڈاکٹر سید حمیدالدین احمد صاحب آف جمشید پور۔
۵۔ 〃 محمد خضر صاحب درویش۔
۶۔ 〃 چوہدری محمد طفیل صاحب درویش۔
۷۔ 〃 سید صباح الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ۔
۸۔ 〃 مولوی بشیر احمد صاحب خادم درویش۔
۹۔ 〃 ادریس نور احمد صاحب آف امریکہ۔
۱۰۔ 〃 رشید الدین صاحب پاشا۔ ابن مکرم مستری محمد دین صاحب درویش۔
۱۱۔ 〃 شکیل احمد صاحب حیدرآبادی۔

۹۔ مکرم محمد شریف صاحب، درویش۔
۱۰۔ 〃 حافظ الہ دین صاحب درویش۔
۱۱۔ 〃 سردار محمد صاحب درویش۔

مستورات

۱۲۔ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش۔
۱۳۔ 〃 رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی۔
۱۴۔ 〃 امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش۔
۱۵۔ 〃 بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش۔
۱۶۔ 〃 ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا بشیر احمد صاحب بانگری درویش۔
۱۷۔ 〃 معراج سلطانہ صاحبہ۔ اہلیہ مکرم حکیم بدرالدین صاحب عامل درویش۔
۱۸۔ 〃 نفیسہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش۔
۱۹۔ 〃 حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش۔
۲۰۔ 〃 اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب ڈوگر درویش۔
۲۱۔ 〃 عزیزہ عصمت صاحبہ بنت مکرم غلام حسین صاحب درویش۔
۲۲۔ عزیزہ امۃ العلیم صاحبہ بنت مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش

معتکفین مسجد اقصیٰ

۱۔ مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش امیر معتکفین۔
۲۔ 〃 شیخ عبدالمومن صاحب بنگالی نائب امیر معتکفین۔
۳۔ 〃 مشرف احمد خان صاحب۔
۴۔ 〃 سلطان احمد صاحب آف پینگاڈی (کیرالہ)
۵۔ 〃 ناصر احمد صاحب مالاباری۔
۶۔ 〃 عبدالعزیز صاحب اختر ابن مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب درویش
۷۔ 〃 رشید احمد صاحب اظہر۔ ابن مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی درویش مرحوم۔
۸۔ 〃 چوہدری غلام قادر صاحب درویش۔

امتحان کتاب "ختم نبوت کی حقیقت"

دینی نصاب سال ۱۳۵۵ ہش (۱۹۷۶ء) برائے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" تالیف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ صفحہ ۱۰۴ تا صفحہ ۲۲۰ مقرر ہے جس کا امتحان ۱۰؍ اکتوبر ۱۹۷۶ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ اخبار بدر کے ذریعہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔

عہدہ داران جماعت، معلمین و مبلغین کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد تر اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے ان امیدواروں کی فہرستیں دفتر ہذا کو بھجوا دیں جو اس امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پتہ جات مطلوب ہیں:۔ بذریعہ اعلان ہذا جملہ موصیان ہندوستان کی خدمت میں تحریر ہے کہ وہ اپنے موجودہ مستقل ایڈریس مع وصیت نمبر خوشخط اردو یا انگریزی میں دفتر ہذا کو ارسال فرمائیں۔ کیونکہ وصیت فارم میں اکثر پتہ جات مختصر ہوتے ہیں اور بعض ضروری امور کے سلسلہ میں خط و کتابت کرتے وقت مکمل ایڈریس نہ ہونے کی وجہ سے تاخیر ہو جاتی ہے اور کئی کی معرفت چٹھی وغیرہ بھجوانے میں چٹھی کے بر وقت نہ ملنے کا امکان ہوتا ہے۔ لہذا اُمید ہے کہ احباب اپنے مکمل پتہ جات سے دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرما دیں گے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی یو۔ ابوبکر صاحب انسپکٹر وقف جدید

مکرم مولوی یو۔ ابوبکر صاحب بطور انسپکٹر وقفِ جدید جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کی جماعتوں میں وقفِ جدید کے چندوں کی وصولی اور وعدہ جات میں اضافہ کی غرض سے ۲۰/۹/۷۶ کو کیرالہ کی جماعتوں کا دورہ شروع کریں گے۔ احبابِ جماعت اور عہدیداران کرام مولوی صاحب کے دورہ کو کامیاب بنانے میں پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
کوڈالی	-	-	۲۰/۹/۷۶	پتھاپیرم۔ وانیم بلم	۱۰/۱۰/۷۶	۲	۱۲/۱۰/۷۶
مرکرہ۔ کویاناڈ ونگورویرم پیٹ	۲۰/۹/۷۶	۳	۲۳	کیرولائی	۱۲	۲	۱۴
اُلال۔ منگلور	۲۳	۱	۲۴	مریاکتی۔ الانلور	۱۴	۳	۱۷
مورگرال۔ سنجیشور	۲۴	۳	۲۷	منارگھاٹ	۱۷	۱	۱۸
پینگاڈی	۲۷	۳	۱/۱۰/۷۶	چیلاکرا	۱۸	۱	۱۹
کنانور۔ کڈلائی	۱/۱۰/۷۶	۳	۴/۱۰/۷۶	آترا پورم	۱۹	۱	۲۰
ٹیلی چری۔ بڑاگرہ	۴	۱	۵	ارناکولم	۲۰	۱	۲۱
کالیکٹ	۵	۳	۸	کروناگاپلی۔ آدی ناڈ	۲۱	۴	۲۵
کوڈیاتھور	۸	۱	۹	ترونڈرم	۲۵	۲	۲۷
کالیکٹ	۹	۱	۱۰	کھوڈالی	۲۸/۱۰/۷۶	-	-

دورہ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب فاضل بابت وصولی چندہ تحریک جدید (صوبہ اُڑیسہ)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ اُڑیسہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ جماعت کیرنگ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء سے اُڑیسہ کی جماعتوں کا دورہ بابت وصولی چندہ تحریک جدید کر رہے ہیں۔ نیز موصوف اس دورہ میں ۷۷/۷۶ء کا بجٹ بھی مرتب کریں گے۔ احبابِ جماعت و عہدیداران جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ اُن کے ساتھ پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

بقایا دار جماعتیں جلد توجہ کریں!

متوقع نسبتی بجٹ کے مقابل پر اکثر جماعتوں کی وصولی نسبتاً بہت کم ہوئی ہے۔ متعدد جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کے ذمہ چندہ وقفِ جدید کی کثیر رقم بقایا چلی آرہی ہے۔ جملہ جماعتوں کو دفتر کی طرف سے بقایا جات کی اطلاع بھجوائی جا رہی ہے۔ اس لئے بقایا چندہ کی وصولی کے لئے عہدیداران جلد توجہ فرماویں۔

مقامی عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ وقفِ جدید کے چندہ کی ادائیگی میں خود بھی اچھا نمونہ پیش کریں اور بقایا داران کو بھی سمجھائیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے ہرگز نا اُمید نہ ہوں۔ کیونکہ معلمین کی کمی ہونے کی وجہ سے تربیت، تعلیم و تبلیغ کے کاموں میں وسعت پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس لئے وقفِ جدید کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور اپنے ذمہ کی بقایا رقم جلد ادا کریں۔ اور اپنی آمدنی سے خدا تعالیٰ کا حصہ پہلے نکال دیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے بقیہ اموال میں برکت دے گا۔

جملہ معلمین و مبلغین کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احبابِ جماعت کو مالی قربانی کی ضرورت و اہمیت سے پوری طرح آگاہ کریں۔ اور قربانی کے معیار کو بلند کر کے سو فیصدی ادائیگی کے ساتھ فرض شناسی کا ثبوت پیش کریں۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

2521
Incharge Sikh Reference Liberary
Mhakavi Santhokh Singh Hall.
Sri Darbar Sahib, AMRITSAR--29.